منظر نامہ

اجازت

گلزار

منظر نامہ

اجازت

گلزار

منظر نامہ

9

اجازت

گلزار

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی
وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند
فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی ـ 110025

© گلزار

پہلی اشاعت : 2013
تعداد : 550
قیمت : -/48 روپے
سلسلۂ مطبوعات : 1590

Ejaazat
by:
Gulzar

ISBN: 978-81-7587-872-3
ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا،
جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8 آر۔کے۔پورم، نئی دہلی -110066
فون نمبر: 26109746، فیکس: 26108159
ای میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: لاہوتی پرنٹ ایڈز، جامع مسجد دہلی۔ 110006
اس کتاب کی چھپائی میں (Top) 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ایک قومی مقتدرہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہے۔ اس کی کارگزاریوں کا دائرہ کئی جہتوں کا احاطہ کرتا ہے۔ جن میں اردو کی ان علمی و ادبی کتابوں کی اشاعت بھی شامل ہے جو اردو زبان و ادب کے ارتقا میں معاون ہو سکتی ہیں۔ قومی اردو کونسل نے اب فلمی اسکرپٹ کا انتخاب ''منظر نامہ'' کے عنوان سے شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اردو میں ایک نئی صنف ادب کا اوّلین تعارف ہوگا۔ زبان و ادب کا براہ راست روزگار سے متعلق ہونا ضروری نہیں لیکن جب کسی بھی زبان میں Excellence پیدا ہو جاتا ہے تو وہ خود بخود روزگار سے جڑ جاتی ہے۔ اردو زبان کو نئے ابھرتے ہوئے سائنسی اور تکنیکی منظر نامے سے کونسل نے اپنے کمپیوٹر اپلی کیشن اینڈ ملٹی لنگول ڈی۔ ٹی۔ پی، کیلی گرافی اور گرافک ڈیزائن، ملٹی لنگول ٹائپ اینڈ شارٹ ہینڈ نیز فنکشنل عربک کے کورسوں کے ذریعے جوڑنے کی کوششیں کی ہیں جنھیں بہت حد تک کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔ فلمی منظر ناموں کو شائع کرنے کا ایک مقصد جہاں اردو زبان و ادب کی اس روایت کو جو مغل اعظم، انارکلی، پاکیزہ، رضیہ سلطانہ، بازار وغیرہ کی شکل میں موجود ہیں محفوظ کرنا ہے وہیں دوسری جانب ان طلبا و طالبات کو اس تکنیک سے باخبر کرنا بھی مقصود ہے جو اسکرپٹ اور مکالمہ نگاری کے میدان میں اپنا مستقبل بنانے کے خواہش مند ہیں۔ اردو زبان

وادب میں منظر نامہ ایک نئی صنف کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی تعریف یوں وضع کی گئی ہے کہ ''بصری پیکروں کا سلسلہ جو کہانی کا روپ دھارن کرلے، وہی منظر نامہ ہے''۔ اس سمت میں سردست گلزار صاحب نے پہل کی ہے اور انھوں نے کونسل کو 'آندھی'، 'خوشبو'، 'ہوتو تو'، 'لباس'، 'میرا'، 'کوشش'، 'میرے اپنے'، 'معصوم' اور 'اجازت' کے منظر نامے اشاعت کے لیے فراہم کیے ہیں۔ اس کے لیے کونسل ان کی بے حد مشکور و ممنون ہے۔ مزید منظر ناموں کی حصولیابی کے لیے کونسل سنٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفیکیشن سے رجوع کررہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں انھیں شائع کیا جاسکے۔

اہل علم سے گزارش ہے کہ کونسل کی اس نئی کاوش کے بارے میں ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس ضمن میں ایک مربوط اشاعتی پروگرام مرتب ہوسکے۔

ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین
ڈائرکٹر

اجازت

''اجازت'' کے ساتھ کچھ ایسا ہوا۔

''سبودھ دا'' کی کہانی ''جیوتو گرہ'' بنگلا میں پڑھی اور ''ابھی بھٹہ چاریہ'' کی زبان میں سینٹر وکٹ اڑ گئی۔ مجھے جب موقع لگا، میں نے کلکتہ جا کر ان سے رائٹس (rights) خرید لیے ___ کئی سال گزر گئے۔ مجھے پروڈیوسر نہ ملا۔ فلموں میں کہانیاں بڑی جلدی ڈیٹڈ (dated) ہو جاتی ہیں۔ بہت سال بعد جب ''بچ دیو'' جیسے پروڈیوسر ملے تو میں نے ایک اور اسکرپٹ (script) لکھی۔ جس میں اس کہانی کا عکس رہ گیا۔ کہانی بدل گئی۔ کردار بدل گئے۔ مرکزی تھیم بھی بدل گیا۔ لیکن پہلی اور آخری ملاقات وہی رہی جو اس کہانی میں تھی۔ ڈرتے ڈرتے سبودھ دا کے پاس گیا اور بات صحیح صحیح بیان کر دی۔ بولے: ''سناؤ'' ___ سنا دی ___ سننے کے بعد کچھ دیر چپ رہے۔ پھر دھیرے سے چائے کی چسکی لی اور بولے۔

''گلپو ٹے نوئے۔ کنتو بھالو لاگ چھے!'' میں نے فوراً ہی پوچھ لیا۔ ''دادا۔ آپ کا نام دے دوں۔'' اب مسکرائے بولے۔

''دیے دوؤ۔ آمار نا میر ٹا کا اوتو دیے چھو۔'' ان سے اجازت لے کر میں واپس آ گیا، اور فلم کی تیاری شروع کر دی۔

گلزار

1

مسلسل موسلا دھار بارش میں پہاڑوں سے گذرتی ہوئی ایک ریل گاڑی کسی لمبی داستان کی طرح بہتی چلی جارہی تھی۔

چھوٹی سی کہانی سے،
بارشوں کے پانی سے
ساری وادی بھر گئی
نہ جانے کیوں، دل بھر گیا
نہ جانے کیوں، آنکھ بھر گئی ــــــ

بالآخر ریل گاڑی ایک چھوٹے سے ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم میں داخل ہوئی ـــــ مہندر نے فرسٹ کلاس کے ڈبے سے گردن نکالی اور قلی کو آواز دی ـــــ

''قلی... او قلی....''

پھر منہ ہی منہ بڑبڑایا۔

''بارش بھی آج ہی ہونی تھی..... اب قلی بھی نہیں ملے گا۔''

اسی وقت قلی آ گیا۔

''صاحب قلی...؟''

''ہاں.... ہاں!''

قلی نے سامان اٹھایا۔ مہندر بارش سے بچتے ہوئے باہر نکل آیا ڈبہ سے۔

'' ویٹنگ روم میں جانا ہے۔''

'' فرسٹ کلاس ویٹنگ روم میں؟''

بارش زور کی تھی.... اس لیے چلا چلا کے بولنا پڑ رہا تھا۔

'' آئیں....؟ ویٹنگ روم ہے؟''

'' ہاں... ہاں... ہے... آیئے۔''

'' چلو...!''

قلی سامان لے کر چلا گیا۔ پیچھے پیچھے مہندر بھی چل دیا۔ اسٹیشن کی روشنیاں مدھم تھیں۔ چاروں طرف بارش کا پانی پھیل رہا تھا۔

قلی سامان لے کر ویٹنگ روم میں پہنچا، پیچھے مہندر بھی۔ ایک ٹیبل پر قلی نے اس کا سامان رکھ دیا۔ وہاں بیٹھی سدھا نے مہندر کو دیکھ کر میگزین سے اپنا چہرہ چھپالیا۔ مہندر قلی کو پیسے دے رہا تھا۔

''چھٹا تو نہیں ہے صاحب....''

مہندر رر کچھ سوچ کر بولا۔

' ٹھیک ہے رکھ لو۔ صبح گاڑی پہ بٹھا دینا....۔''

'' ایکسپرس سے جائیں گے صاحب...؟''

'' ہاں...! ساڑھے سات کی گاڑی ہے۔''

سدھا سن رہی تھی۔ مہندر نے پھر پوچھا۔

'' یہاں کوئی کینٹن ہے؟''

'' جی! ٹھنڈا چائے ملتا ہے۔''

'' مطلب...؟''

سدھا میگزین کی آڑ سے جھانک رہی تھی۔

'' جی مطلب چائے اور ٹھنڈا... چائے بھیج دوں صاحب؟''

'' ویٹر کو بھیج دو۔''

'' اچھا.....''

قلی سلام کر کے چلا گیا.... مہندر نے اپنے ہینڈ بیگ سے کچھ نکالا..... پھر ویٹنگ روم میں بیٹھے سب لوگوں کا جائزہ لیا..... ایک عورت نے اپنے چہرے کو میگزین سے چھپا رکھا تھا... ایک دوسری عورت اپنے بچے کو کچھ کھلا رہی تھی۔ آدمی سو رہا تھا پاس کی آرام کرسی پر۔

'' شاباش... ہاں... شاباش بسکٹ کھا لو... پھر گھر چل کر کھانا کھلا دوں گی .... کھا لو۔''

مہندر نے اپنی جیکٹ اتار کر وہیں ٹیبل پر رکھ دی.... ایک طرف ایک ڈریسنگ ٹیبل پر ایک صراحی تھی، اور پیچھے آدھی رم کی بوتل اور ایک گلاس رکھا تھا۔

مہندر نے باتھ روم کی بتی جلائی.... جیسے ہی اندر جانے لگا ویسے ہی بتی بجھ گئی۔ سوئچ لگتا ہے خراب تھا۔ پھر جلانے بجھانے کے لیے بار بار سوئچ کو آن آف کیا۔ سدھا یہ سب دیکھ رہی تھی۔ پھر باتھ روم کی بتی اپنے آپ جل گئی۔ مہندر باتھ روم میں چلا گیا۔......

سدھا موقع پا کر ویٹنگ روم سے باہر چلی گئی۔ پلیٹ فارم پر کوئی نظر نہیں آیا۔....وہ تھوڑا آگے بڑھی تو اسٹیشن ماسٹر مل گیا۔

'' ایسکیوز می.....!''

'' یس پلیز.....!''

'' یہاں کوئی لیڈیز کا بھی ویٹنگ روم ہے؟''

'' فرسٹ کلاس کا تو ایک ہی ہے ... دوسرا ویٹنگ روم بہت گندہ ہے۔ ویری ڈرٹی... پر آپ یہاں بیٹھیے آرام سے ... آرام سے بیٹھیے کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے

.... نو پرابلم... کیونکہ ہمارا اسٹاف ہول ٹائم ڈیوٹی پر ہوتا ہے۔ پلیز ٹیک ریسٹ ڈونٹ وری۔''

یہ کہہ کر اسٹیشن ماسٹر ایک طرف بڑھ گیا۔ سدھا دیکھتی رہی.... کچھ سوچتے ہوئے ویٹنگ روم کے دروازے پر پہنچی اور ٹھٹک کر باہر ہی رک گئی۔

مہندر باتھ روم سے باہر نکل آیا تھا۔ اور اپنے ہنڈ بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔ پھر اپنی جیب ٹٹولی۔ پھر نیچے دیکھا۔ سوٹ کیس اوپر اٹھا کر رکھا اس کو کھولنے لگا۔ ساتھ ہی بڑبڑایا....

''یہ چابی کہاں رکھ دی؟.... اوہ ریل....؟''

پاس سورہے آدمی کے سوٹ کیس کو چھو کر دیکھا.... یہ دیکھ کر سوتے ہوئے آدمی کی پتنی نے اسے جگا دیا۔

'' کیا دیکھ رہے ہیں آپ...؟''

'' آپ کا سوٹ کیس دیکھ رہا تھا۔''

'' کیوں...؟''

''میری چابی کھو گئی ہے... دیکھ رہا تھا کہ وی۔ آئی۔ پی تو نہیں ہے؟.... ان کی چابی ایک دوسرے میں لگ جاتی ہے۔''

'' جی نہیں میرا تو... سمسلا ئیڈ ہے۔''

'' اوہو...''

ذرا دور پڑے دوسرے سوٹ کیس کو دیکھنے لگا۔ جو وی۔ آئی۔ پی کا تھا۔ سوٹ کیس کے پاس تک گیا۔ اسٹیشن ماسٹر اندر ہی کھڑا تھا، کہا۔

''وہی ہے، وی۔ آئی۔ پی۔.... لگ جائے گی چابی!''

ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا اسٹیشن ماسٹر وہسکی پی رہا تھا کھڑے کھڑے۔ وہ رم کی بوتل اسی کی تھی۔ اسٹیشن ماسٹر نے بتایا۔

'' ایک مہیلا کا ہے... باہر گئی ہیں۔ آتی ہی ہوں گی۔ ان سے مانگ لینا۔''

5

مہندر کچھ نہیں بولا۔ ویٹنگ روم سے باہر جانے لگا۔ جیسے ہی دروازے پہ پہنچا، سدھا اور اس کا سامنا ہو گیا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔ برسوں بعد دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ ماضی کی ایک جھلک آنکھوں میں دوڑ گئی۔

2

ایک ڈاک روم میں مہندر فوٹو گرافی کا کام کر رہا تھا.... کہ دروازے پہ دستک سنائی پڑی۔

'' کیا ہے سدھا...؟''

'' کیا کر رہے ہیں آپ....؟ دروازہ کھولیے۔''

'' ڈاک روم میں اور کیا کر سکتا ہوں۔تصویر نکال رہا ہوں۔''

'' کس کی؟''

'' ایک لڑکی کی ہے۔''

'' کون ہے....؟''

'' اس لڑکی سے دو مہینے ہوئے میں نے شادی کی ہے۔''

اندر ٹرے میں مہندر اور سدھا کی فوٹو نظر آنے لگی.....

3

مہندر ماضی سے واپس آیا تو سامنے سدھا کھڑی تھی۔ زور سے بارش ہو رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔ سدھا مہندر کے پاس سے چلی گئی.... مہندر دیکھتا رہ گیا۔

سدھا ویٹنگ روم میں بیٹھی پھر وہی میگزین پڑھنے لگی۔ مہندر ویٹنگ روم میں آیا اور .... پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ایک لڑکا باہر سے بھاگتا ہوا آیا......اور دوسری مسافر فیملی سے کہا۔

''جیجا جی... چلیے.... کار آ گئی ہے۔ ماما جی بھی آئے ہیں لینے کے لیے۔''

وہ تینوں لوگ ویٹنگ روم سے چلے گئے۔.... سدھا اور مہندر دونوں میں ایک چپی تھی.... باہر بارش زوروں سے برس رہی تھی۔اسٹیشن ماسٹر بیٹھا ہوا ڈائری میں کچھ لکھ رہا تھا.... اس نے مہندر سے پوچھا۔

''کیوں بھائی صاحب، کھلا نہیں بیگ؟ چابی مانگی آپ نے....؟''

مہندر کچھ نہیں بولا۔

''ارے بھائی صاحب... اس میں شرمانے کی کیا بات ہے؟ سفر میں کام آتے ہی ہیں لوگ۔''

سدھا کی طرف دیکھ کر اسٹیشن ماسٹر نے کہا۔

''بہن جی...!''

سدھا نے دیکھا... اسٹیشن ماسٹر کی طرف۔

''بھائی صاحب کی چابی گم ہوگئی ہے.... وی- آئی- پی ہے شاید آپ کی چابی لگ جائے دے دیجیے شاید ان کے کام آجائے.... پلیز ہلپ ہیم۔''

یہ کہہ کر اسٹیشن ماسٹر پھر باہر چلے گئے۔سدھا کچھ سمجھ نہیں پائی پر بات ہونے پر چابی نکال لی اپنی پرس سے.... دینے کے لیے آگے بڑھی تو، مہندر نے اٹھ کر چابی لے لی۔

مہندر نے چابی لے کر اپنا سوٹ کیس کھولا... تولیہ نکالا، صابن لیا۔ ہاتھ کی گھڑی وہیں رکھ دی اور پینٹ سے پرس بھی نکال کر وہیں رکھ دیا.... اور سوٹ کیس ویسے کھلا چھوڑ کر باتھ روم میں چلا گیا۔سدھا یہ دیکھ رہی تھی۔ سدھا سوچنے لگی ابھی تک لاپرواہی کی عادت نہیں گئی۔سدھا میگزین پڑھنے لگی۔تبھی کینٹین کا ویٹر آگیا۔

''صاحب.... صاحب.... یہاں کوئی صاحب آئے ہیں؟''

سدھا نے جواب دیا۔

''نہانے گئے ہیں۔''

کھلا ہوا سوٹ کیس دیکھ کر ویٹر سوٹ کیس میں جھانکنے لگا۔ سدھا نے ڈپٹ کے پوچھا۔

'' کیا ہے... ؟''

'' کچھ نہیں میم صاحب۔ ٹائم دیکھ رہا تھا۔''

'' کہا ہے ناں، نہانے گئے ہیں۔''

'' میم صاحب... صاحب نے چائے منگائی تھی؟''

''ہاں.... باہر نکلنے کے بعد لے آنا... جاؤ۔''

'' جی.... ٹھیک ہے۔''

ویٹر چلا گیا۔ سدھا نے اٹھ کر سوٹ کیس بند کر دیا۔ اور بڑبڑائی۔

'' خوامخواہ!.... مجھے چوکیداری پہ بٹھا دیا۔ میں نہ ہوتی تو... ؟''

اور پھر اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد مہندر باتھ روم سے نکل آیا۔ تولیہ سے ہاتھ منہ کو پونچھتے ہوئے .... پاس آکر بھیگا ہوا تولیہ وہیں کرسی پر پھیلا دیا۔ اتنے میں ویٹر دو کپ چائے لے کر آ گیا۔

'' گرم گرم چائے صاحب.....''

'' دو کپ کس لیے؟''

'' صاحب میم صاحب نے بولا تھا... اس لیے.... میں سوچا کہ وہ بھی پییں گی۔''

سدھا کچھ کہنے لگی پر کہا نہیں۔ مہندر نے کہا۔

'' اچھا جاؤ۔ ''

ویٹر چائے رکھ کے چلا گیا۔ سدھا نے وضاحت کی۔

'' میں نے تو صرف چائے کے لیے کہہ دیا تھا۔ ایڈیٹ....''

'' اب آ گئی ہے تو پی لو۔''

'' آپ تو جانتے ہیں میں چائے نہیں پیتی۔''

'' ہاں جانتا تو ہوں... لیکن لے آیا ہے۔ کبھی کبھار تو پی لیتی تھیں... بنا دوں؟''

سدھا کچھ بول نہیں پائی۔ پھر آگے بڑھی۔

'' لائیے میں بناتی ہوں۔''

اتنا کہہ کر وہ وہیں بیٹھ گئی۔ جہاں مہندر بیٹھا تھا اور چائے بنانے لگی۔

'' وہی ایک چیچ ناں.... ''

'' نہیں... نوشگر! ''

'' یہ کب سے؟ ''

'' پانچ سال ہو گئے۔ ''

سدھا نے غور سے دیکھا...... جیسے کچھ سوال کر رہی ہو۔

''ہوں... تبھی سے! کہاں جا رہی ہو؟ ''

''پٹنہ.... ''

''رہتی ہو وہیں... ؟ ''

'' ہوں...! ''

'' پڑھاتی ہو اب بھی... ؟ ''

'' جی ہاں....۔ ''

''وہی میوزک... ؟ ''

'' جی...! ''

سدھا نے چائے بنا کر مہندر کو دی۔

'' چشمہ کب سے لگانے لگیں؟ ''

''دو ڈھائی سال ہو گئے ہیں۔ ''

'' اچھا لگتا ہے۔ سمجھدار لگتی ہو۔ ''

'' پانچ سال پہلے سمجھدار نہیں لگتی تھی... ؟ ''

'' لگتی تھی... اب زیادہ لگتی ہو... ''

سدھا زیر لب مسکرائی اور پوچھا۔

'' آپ نے داڑھی کب سے بڑھالی ... ؟ ''

ہنس کر۔ '' کچھ دنوں سے۔ ''

چائے کا سپ لے کر پوچھا۔

''کیوں میں سمجھدار نہیں لگتا....؟''

''او...ہوں!''

دونوں مسکرا دیے۔

''آپ یہاں کیسے؟''

''ایک کیمپن کے لیے گیا تھا...دارجیلنگ! واپس جا رہا ہوں۔''

''کہاں...؟''

''گھر...!''

''وہیں ....وہیں رہتے ہیں آپ ....؟''

''ہوں...وہیں...! وہی شہر ہے...وہی گلی، وہی گھر، سب کچھ و....ہی....''

پھر رک گیا۔

''سب کچھ تو وہی نہیں ہے.... لیکن ہے وہیں...! اسی جگہ....''

4

اچانک ماضی کھل گیا۔ مہندر موٹر سائیکل پر اپنے دادو کے پاس آیا جو ندی سے نہا کر آ رہے تھے۔ دادو گائتری منتر کا اشلوک پڑھتے ہوئے آ رہے تھے۔

''اوم سروم ڈلم ڈلیہ شیو سروا سادھکے، شرنیہ تریمبکے گوری نارائن نامستوتے۔''

''پرنام دادو۔''

مہندر نے دادو کے پیر چھوئے۔

''جیتے رہو بیٹے... آ گئے تم....''

''جی...!''

''جاؤ اشنان کر لو... جاؤ۔''

''میں گھر جا کر نہا لوں گا دادو۔''

''ارے ... نہاتی تو گائے بھینسیں ہیں بیٹے... اشنان تو مردلوگ کرتے ہیں...ہاں...''

دادو نے اس کی قمیض کے اندر جھانک کر دیکھا۔

'' کیوں جنیؤ نہیں پہنتا نہ؟... پہن لے بیٹا، پہن لے... میرے بعد تجھے کون کہنے والا ہے رے... تھوڑے دن رہ گئے ہیں بس.... مرجاؤں گا تو میرا پنڈ دان کون دے گا رے.... پہن لے رے .... پہن لے۔''

دادو مہندر کے کندھے کا سہارہ لیے گھر تک آ گئے۔ ایک بڑے پرانے ماڈل کی گاڑی کھڑی تھی۔ مہندر نے پوچھا۔

'' دادو گاڑی کیسی چل رہی ہے آپ کی؟''

''ارے چلتی کہاں ہے۔ پریشان کرتی ہے بس۔ بہت تنگ کرتی ہے۔''

گارڈن میں بچھی کرسیوں پہ دونوں جا بیٹھے۔ پاس ہی پھل رکھے تھے ڈھیر سارے۔ مہندر نے پھر گاڑی کا ذکر کیا۔

''کیوں ونٹیج ویلو تو ہے نا۔''

'' ونٹیج ویلو کہاں....؟ نیوسینس ویلو ہے۔''

پاس رکھے پھل اٹھا کر مہندر کھانے لگا دادو نے ٹوکا۔

'' ارے....ارے ....!''

آدمی کو اشارے سے بلایا دادو نے۔ مہندر نے صفائی دی۔

''دانت تو برش کر کے آیا ہوں۔''

'' منہ نہ سہی.... پھل تو دھو لو بیٹا۔''

پاس کھڑے آدمی نے دادو کو شیشہ کنگھی دیا..... دادو بال جھاڑنے لگے۔ مہندر نے سیب کو پاس رکھے پانی سے دھویا، پھر کھانے لگا۔ دادو نے پوچھا۔

'' اچھا ہے؟......اچھا میٹھا ہے ناں؟''

'' بہت اچھا ہے۔''

'' بھیج دوں ایک پیٹی... اپنے باغیچے کا ہے۔''

'' نہیں دادؤ بیکار ویسٹ ہو جائے گا... میں رہتا کہاں ہوں گھر پہ۔''

'' تو کیا اسٹوڈیو میں رہتا ہے؟''

'' باہر آنا جانا بہت پڑتا ہے ناں.... کمپین کے لیے۔''

'' ہاں!... کام تیرا جم گیا؟''

'' ہوں۔''

'' فرسٹ کلاس؟ واہ...واہ۔''

مہندر پھل کو بڑے پیار سے کھاتا رہا۔

گھر کی سیڑھیوں سے سدھا کی ماں پاروتی گلاس میں کچھ لیے آ رہی تھی۔ دادؤ اسے دیکھ کر بولے۔

'' آؤ پاروتی... آؤ۔''

مہندر نے اٹھ کر پاؤں چھوئے۔

'' پرنام...''

دادؤ بولے۔

'' تمھارے جوائی راجہ آگئے ہیں... ہم نے بلوا لیا، پھر مت کہنا۔''

'' میں کب کچھ کہا کرتی ہوں۔''

'' اب پوچھوان سے، جو پوچھنا ہے۔''

'' میں... میں کیا پوچھوں گی بھائی صاحب؟''

'' بیٹھو... بیٹھو۔''

پاروتی پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔

'' خود ہی تو کہتی ہو کہ اگلے مہینے کی تاریخ نکلی ہے... اب دلھے میاں سے بھی تو پوچھ لو۔ وہ تیار ہیں کہ نہیں۔''

مہندر چوکنا ہو گیا۔

'' اب آپ ہی پوچھ لیجیے... ہم کو تو پانچ سال ہو گئے انتظار کرتے۔''

'' سن لیا بھائی.... ہوں۔''

مہندر خاموش سر جھکا کر بیٹھا تھا۔ دادؤ بولے۔

'' ویسے بات ٹھیک ہے۔ پانچ سال بہت ہوتے ہیں۔ منگنی کے بعد.... پہلے تو پڑھ لکھ رہا تھا تو ہم نے کچھ نہیں کہا... ہم لڑکی کو پڑھاتے رہے۔ تم نے کام کاج کی ضرورت بتلائی تو ہم نے کہا ٹھیک ہے دکان کھول لے۔ ویسے ارلی میرج کے حق میں ہم بھی کبھی نہیں تھے... کبھی نہیں تھے۔ اور دو سال نکل گئے .... پھر سدھا نے نوکری کر لی۔ پچگنی میں پڑھاتی ہے۔''

یہ ساری باتیں مہندر ایک اچھے بیٹے کی طرح سر جھکائے سنتا رہا۔

'' معلوم ہے ناں تمھیں؟ .... ہوں۔''

'' جی۔''

'' ویسے.... I hope you are not involved with any other girl''

یہ سن کر مہندر نے کہا۔

'' نو... نو...''

یہ باتیں دادؤ نے انگریزی میں اس لیے کہیں جس سے پاروتی نہ سمجھ سکے۔ لیکن پاروتی پوری انگریزی تو نہیں سمجھ پائی صرف 'گرل' لفظ کو سمجھ گئی۔ کہنے لگی۔

''ہندی میں بات کیجیے ناں بھائی صاحب۔ کس 'گرل' کی بات کرر ہے ہیں آپ؟''

'' کچھ نہیں، ایسے ہی میں پوچھ رہا تھا کسی اور لڑکی وڑکی کا چکر تو نہیں ہے۔ تم تو جانتی ہو آج کل....''

'' تو سدھا کا کیا ہوگا...؟ پانچ سال سے وہ...''

'' کچھ نہیں ہوگا... ویسے شنیوار کو جب سدھا آئے گی۔ تم بھی اس سے پوچھ لینا، ہاں۔''

'' اس سے کیا پوچھنا ہے.... آپ کی چرن دھولی تو آنکھوں سے لگاتی ہے۔''

پاروتی یہ کہہ کر رونے لگ گئی۔

'' آپ کا کہا، وہ مجھ سے زیادہ مانتی ہے۔''

'' دیکھ... دیکھ پاروتی وہ سب شروع مت کر ہیں؟... ہمیں بھی کم ابھیمان نہیں

ہے سدھا پر... اپنے بیٹے سے زیادہ ہم مان دیتے ہیں اسے... ہاں؟ تو سدھا سے کہہ دے اب کہ ہم تاریخ نہیں بدلیں گے... بس۔''

پھر پاروتی سے پوچھا۔

'' سات تاریخ کہی تھی ناں.....؟''

'' ہاں...!''

یہ سن کر مہندر چونک گیا۔

'' اگلے مہینے...؟''

'' ہاں...!''

'' اس میں تو صرف آٹھ دن ہیں....! دادو۔''

'' تو تمھیں کیا کرنا ہے؟ منڈپ میں آکر بیٹھ جانا ہے.... ہمیں زیادہ تام جھام پسند نہیں۔''

دادو کھڑے ہو گئے۔ گھبرا کے مہندر بھی کھڑا ہو گیا۔

'' لیکن دادو میں... تو... ''

'' تم جلدی نہیں آسکتے تو، تم چھ تاریخ کو آجانا... ہاں! شادی سات کی طے ہے۔ ہم خود شادی کروائیں گے۔ منتر بھی ہم پڑھیں گے...!''

دادو جاتے ہوئے ایک سنسکرت کا اشلوک پڑھتے ہوئے چلے گئے۔

'' شودھ... شانت دیو... ''

5

پنچگنی اسکول میں سدھا ہاتھوں میں کتابیں لیے ہوئے لان میں چل رہی تھی۔ ساتھ ساتھ مہندر اس سے بات کر رہا تھا۔

'' تو آپ نے دادو سے کیوں نہیں کہا...؟''

'' ہمت نہیں ہوئی... جب منگنی ہوئی تھی اس وقت بیچ بچ کوئی نہیں تھا۔ ماپا سے ملے

دو۔ڈھائی سال ہو گئے ہیں۔ ان سالوں میں ایسا نہیں ہوا ہے کہ وہ شہر میں ہو ... اور ہم ساتھ نہ ہوں ... ہم دونوں نے صرف شادی نہیں کی ورنہ .... میرا مطلب ہے دونوں ساتھ رہے .... ایک ساتھ۔''

سدھا آگے بڑھ گئی ... پیچھے سے مہندر نے اس سے کہا۔

''Now What Can I Say.''

''مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟''

''ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ شادی .....''

''نہ ہو ...؟ مطلب میں یہ کہہ دوں، مجھے کوئی اور مل گیا ہے ہوں ...؟''

''سچ تو یہ ہے کہ پچھلے دو سالوں سے میں کچھ ایسی ہی امید کر رہا تھا۔ آپ Independent بھی ہیں ... اور ...''

یہ سن کر سدھا مسکرا دی۔ مہندر نے کہا۔

'' گھر سے دور اکیلی رہتی ہیں اور یوں بھی تو ... مطلب .....''

'' مطلب دیکھنے میں خوب صورت ہوں۔ ہے ناں؟ .... کیا فائدہ؟ .... آپ ہی نے پسند نہیں کیا تو دوسرا کیسے گلے باندھ لے گا؟''

'' ایسے مت کہیے .... میں ویسے ہی گلٹی محسوس کر رہا ہوں .... اس لیے ایمانداری کے ساتھ آپ کے پاس آ گیا ... دادو تو جان سے ہی مار ڈالیں گے مجھے۔''

''اور میری ماں ... وہ تو شاید صدمے سے ہی مر جائے۔ آپ نہیں جانتے اسے۔''

'' پھر کیا کروں ...؟''

''میری مانیے زندگی کو لگام مت ڈالیے۔ آپ کے موڑنے سے یہ نہیں مڑے گی .... میں زیادہ ٹیچر کی طرح بول رہی ہوں .... ہے ناں؟''

'' ہوں ....''

'' دیکھیے جو سچ ہے صحیح ہے وہی کیجیے۔''

'' یعنی ...؟''

''مایا کو ساتھ لے کر سیدھے دادو کے پاس چلے جایئے ..... اور جیسا وہ کہیں ویسا کیجیے۔''

'' اور... اور انھوں نے اگر... ؟''

سدھا نے گردن ہلائی۔

'' اوں ہوں... وہ کوئی زبردستی نہیں کریں گے۔ اتنا میں جانتی ہوں۔ دادو نے صرف آپ کو ہی نہیں پال پوس کے بڑا کیا ہے۔ میں بھی ان کے آس پاس پلی ہوں۔''

'' اور آپ کی ماں...''

'' وہ پہلے بھی دادو کی ذمہ داری تھی.... اب بھی وہی سنبھالیں گے۔''

6

مہندر سدھا سے ملنے کے بعد اپنے شہر والے گھر چلا گیا۔ گھر میں نوکر کو آواز دی۔

''مادھو... او... مادھو۔''

'' ہاں صاحب۔''

''کوئی آیا تھا؟''

''مایا میم صاحب آئی تھیں۔''

''ہیں... ؟''

''وہ جلدی میں تھیں... اندر سے کچھ چیزیں لے کر چلی گئیں۔''

'' کچھ کہا انھوں نے ؟''

'' کہہ رہی تھیں... چٹھی لکھ کر جا رہی ہوں۔''

مہندر چٹھی کے لیے کمرے میں چلا گیا۔ ادھر ادھر چٹھی کو ڈھونڈتا رہا۔ جب نہیں ملی تو مادھو کو پھر آواز دی۔

'' مادھو...!''

مادھو مہندر کے پاس آیا۔

'' کہاں ہے چٹھی... ؟''

'' ہمیں کیا پتا صاحب۔ ہم کو تو بس بول کے چلی گئیں۔''

'' پر گئی کہاں... ؟''

'' اتنا بھی بتاتی ہیں کیا؟... آپ تو جانتے ہیں۔ ہمیشہ جلدی میں رہتی ہیں۔''

'' ہوں۔''

مہندر کچھ سوچ کر فون کرنے لگا۔ پھر دیوار پر لگے بڑے شیشے پر نظر پڑی تو اس پر lipistic سے کچھ لکھا تھا۔

'' بنا بتائے چلے جاتے ہو...

جا کے بتاؤں کیسا لگتا ہے؟

مایا...!''

7

مہندر ایک آرٹ ہاؤس میں پہنچا۔ جہاں مایا کی سہیلی کام کرتی تھی۔ اس سے مایا کے بارے میں پتہ کرنا چاہا۔

'' ہیلو مونا۔''

'' او... ہائے مہندر۔ تم وائی سے کب آئے؟....''

'' ابھی پہنچا۔ تمھارا فون نہیں لگ رہا، کب سے کوشش کر رہا تھا۔''

'' کوفی پیو گے... ؟''

'' مایا کہاں ہے مونا؟''

'' مایا... ؟''

مونا نے جیب سے ایک چٹھی نکال کر دی۔ مہندر نے چٹھی لی اور کھول کر پڑھنے لگا۔

'' چلتے چلتے میرا سایہ،

کبھی کبھی یوں کرتا ہے

زمین سے اٹھ کے، سامنے آ کر
ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے
اب کی بار میں آگے آگے چلتا ہوں
اور تو میرا پیچھا کر کے دیکھ ذرا کیا ہوتا ہے۔''

مہندر نے غصے سے چٹھی پھینک دی۔ مونا بولی۔

'' مجھے تمھارا ہی انتظار تھا... مایا نے کہا تھا تم جب لوٹو گے تو ضرور ملنے آؤ گے۔''

''کہاں گئی وہ ... ؟ کب گئی؟''

'' تمھارے جانے کے دو دن کے بعد۔''

''کہاں... ؟''

'' اس نے کبھی بتایا ہے کیا؟''

''آئے گی کب... ؟''

''وہ بھی نہیں بتایا .... خود ہی نہیں جانتی، تو کسی کو کیا بتائے گی؟ تم تو جانتے ہو.... پچھلی دفعہ جب گئی تھی تو تین چار مہینے تک غائب تھی.....اور اس کے پہلے..... ''

'' اس بار تو وہ گھر گئی تھی۔''

'' گھر ... ؟ گھر ہے ہی کہاں؟''

مونا دکان کے سامان پر داموں کی چٹ لگا رہی تھی۔ اور بات چیت بھی کر رہی تھی۔

'' وہیں سے تو بھاگی پھرتی رہتی ہے وہ ... اس کے ماں باپ اس سے تنگ آ چکے ہیں۔ انھوں نے تو اسی دن اسے تیاگ دیا تھا۔ جس دن فلم انسٹی ٹیوٹ ایکٹریس بننے گئی تھی۔''

مہندر سوچ میں پڑ گیا۔ اب وہ کیا کرے؟ ایک طرف وہ کہیں چلی گئی اور دوسری طرف داوؤ نے شادی طے کر دی تھی

'' Oh Hell...اب میں اسے ڈھونڈوں گا کہاں؟''

'' ریلیکس مہندر! ڈھونڈنے سے وہ نہیں ملے گی۔ وہ چیز ہی کچھ ایسی ہے جیسے وہ

میرے پاس آ ٹپکی تھی... ویسے تمھارے پاس جا پہنچی۔ اسی کے لفظوں میں... 'مونا میں سوکھے پتے کی طرح اڑ کر مہندر کے کالر پر جا ٹکی۔' اتنے دن تو، تمھیں ملنے کے بعد ہی ٹکی ہے ورنہ...''

''مونا اگر اس بار وہ کل پرسوں تک نہیں لوٹی.... سب ختم ہو جائے گا۔''

''کیوں...؟ کیا ہو جائے گا؟''

''شادی....!''

''کس کے ساتھ؟''

''سدھا کے ساتھ۔''

8

ڈاک روم میں لال لائٹ جل رہی تھی۔ جس کی روشنی میں مہندر فوٹو پرنٹنگ کا کام کر رہا تھا۔ وہاں پلیٹ میں ایک فوٹو شکل لے رہی تھی۔ ہلکا ہلکا مہندر اور اس کے بغل کھڑی سدھا نظر آ رہی تھی۔ دروازے پر دستک ہوئی۔ مہندر نے کام کرتے ہوئے مڑ کر پوچھا۔

''کیا ہوا سدھا...؟''

سدھا باہر دروازے پر کھڑی تھی۔

''کیا کر رہے ہیں آپ؟ دروازہ کھولیے۔''

''ارے ڈاک روم میں اور کیا کر سکتا ہوں.... تصویر نکال رہا ہوں۔''

''کس کی...؟''

''ایک لڑکی کی ہے۔''

''کون ہے...؟''

''اس لڑکی سے دو مہینے پہلے میں نے شادی کی ہے۔''

''مجھے نہیں چاہیے۔''

''کیا نہیں چاہیے؟ تصویر یا شادی؟''

''افوہ، دروازہ تو کھولیے۔''

ڈاک روم کی لائٹ آن ہوگئی.... جو ابھی تک لال نظر آرہا تھا وہ نورمل ہوگیا۔

'' آجاؤ...''

سدھا اندر چلی گئی۔

'' افوہ...''

'' یہ دیکھو... آپ کی شادی کی تصویر!''

سدھا نے ہنس کر کہا۔

'' وہ رام گوپال بیٹھا ہوا ہے۔اس کو پیسے دینے ہیں۔''

'' دے دو پرس میں سے۔''

''کہاں ہے؟''

'' وہ وہاں ہوگا... سامنے!''

مہندر اپنے کام میں الجھ گیا۔سدھا نے پرس اٹھالیا۔اور جب اسے کھولا تو اس میں ...مایا کی فوٹو لگی تھی۔ سدھا نے فوٹو دیکھ کر جھجکتے ہوئے کہا۔

''آپ ہی نکال کر دیجیے.... چالیس روپے۔''

مہندر نے پرس لیتے ہوئے کہا۔

''کیوں لے لو نا....!''

مہندر نے پرس لے لیا اس میں مایا کی فوٹو دیکھی پھر سدھا کی طرف دیکھنے لگا۔سدھا بول پڑی۔

'' میں شاید تنگ خیال نظر آتی ہوں۔لیکن میں ایسی ہی ہوں۔بس جیسی ہوں سامنے ہوں۔''

'' برا مت مانو سدھا۔ میں جانتا ہوں مایا بہت زیادہ بسی ہوئی تھی اس گھر میں... اب ہر جگہ سے تو نکال دیا اسے... کہیں کونے کھدرے میں بچ گئی ہے۔وہاں سے بھی ہٹ جائے گی۔''

پیسے لیتے ہوئے سدھا نے کہا۔

'' میں کہاں کہتی ہوں ہٹادو اسے، یا نکال دو اسے۔.... صرف یہ کہ سب کچھ ہی بنا ہوا لگ رہا ہے اس گھر میں.... جس چیز کو بھی چھونے جاتی ہوں... لگتا ہے کسی اور کی چیز چھو رہی ہوں۔ پورا پورا اپنا کچھ بھی نہیں لگتا۔''

سدھا یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی...... مہندر اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔ سدھا دوسرے کمرے میں گئی اور رام گوپال کو بلانے لگی۔

''رام گوپال کتنے پیسے ہوئے؟ دس روپے کم ہیں؟ ٹھیک ہے دیتی ہوں۔''

مہندر کمرے میں آیا.... پرس میں سے مایا کی فوٹو نکال کر جہاں پیسے رکھے جاتے ہیں وہاں رکھ دی...اور پرس وہیں ٹیبل پر رکھ دیا... سدھا باہر سے بولتی ہوئی آئی۔

'' سنتے ہو... دس روپے اور چاہیں۔''

ٹیبل پر پڑے پرس کو اٹھایا اور دس روپے نکالیے.... لیکن دس روپے کے ساتھ ساتھ مایا کی فوٹو الگ پڑی دیکھی۔ سدھا غور سے دیکھنے لگی۔ اور فوٹو کو پھر وہیں پرس میں لگا دیا جہاں پہلے لگی تھی۔

9

ماضی سے نکل کر۔ وہی ریلوے اسٹیشن، وہی برساتی رات.... ٹیبل پر پڑے پرس سے مہندر نے پیسے نکالے اور ویٹر کے پیچھے پیچھے باہر چلا گیا۔

'' ارے سنو پیسے لیتے جاؤ.... باقی چھٹا رکھ لینا۔''

اندر ٹیبل پر بیٹھی سدھا نے اس پڑے ہوئے پرس میں دیکھنا چاہا اب کس کی فوٹو لگی ہے۔ مہندر باہر کھڑا ویٹر سے بات کر رہا تھا۔

'' سنو... یہاں پر کچھ کھانے وانے کو ملے گا کیا؟''

'' ابھی تو سب بند ہو گیا صاحب...''

'' کچھ بھی نہیں ملے گا؟''

'' کچھ بھی نہیں... ''

'' بسکٹ، سموسا، وموسا کچھ بھی نہیں؟''

'' کچھ بھی نہیں ملے گا صاحب۔''

'' اچھا جاؤ... ''

باہر بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ ویٹر چلا گیا..... مہندر لوٹ آیا۔ سدھا سے کہا۔

''بارش تو اور بڑھ گئی۔ لگتا نہیں آج تھمے گی۔''

سدھا نے جواب دیا۔

''برس جائے گی تو... اپنے آپ تھم جائے گی!''

مہندر نے سگریٹ کے پیکٹ سے ایک سگریٹ نکال کر منہ میں لگایا اور ماچس ڈھونڈنے لگا۔ سدھا نے اٹھ کر اپنے پرس سے ماچس نکال کر مہندر کو دی۔ ماچس دیکھ کر مہندر نے پوچھا۔

''اب بھی ماچس رکھتی ہو؟.... پہلے تو میرے لیے رکھتی تھیں، اور اب..... ؟''

مہندر نے سگریٹ جلایا۔ سدھا نے مسکرا کے جواب دیا۔

'' اب اپنے لیے رکھتی ہوں...!''

سدھا پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔

'' مطلب سگریٹ پینا شروع کر دیا کیا.... ؟''

'' نہیں... آپ کی بھولنے کی عادت نہیں گئی۔ میری رکھنے کی عادت نہیں گئی۔''

مہندر نے مسکراتے ہوئے ایک نظم کی کچھ سطریں دوہرائیں۔

'' عادتیں بھی عجیب ہوتی ہیں۔
سانس لینا بھی کیسی عادت ہے....
جیئے جانا بھی کیا روایت ہے
جیئے جاتے ہیں

جٹے جاتے ہیں

عادتیں بھی عجیب ہوتی ہیں!''

سدھا نے سن کر پوچھا۔

'' مایا کی نظم ہے؟''

مہندر نے سر ہلا کر ہاں میں جواب دیا۔

'' مایا کو بارش بہت پسند تھی.... ہے ناں؟''

'' ہاں.... تھی.... تو۔''

''اب نہیں جاتی وہ بارش میں گھومنے۔''

مہندر ایک پل کو رکا اور پھر پوچھا۔

'' صبح کون سی گاڑی ہے تمھاری؟''

مہندر نے جان بوجھ کر سدھا کے آخری سوال کا جواب نہیں دیا۔

'' صبح کی..... رات کی گاڑی کینسل ہو گئی ناں اس لیے دوسری گاڑی صبح ہی ملے گی..... ساڑھے سات بجے کی!''

اس بار سدھا نے بے من سے جواب دیا تھا وہ مایا کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔

'' میری گاڑی کا بھی وقت وہی ہے۔''

''پتا ہے مجھے... آپ قلی سے بات کر رہے تھے تبھی سمجھ گئی تھی... ایک رات کے لیے تو....''

وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

'' کیا؟ ایک رات کے لیے...ایک رات کے لیے تو برداشت کرنا ہی پڑے گا .... ہے ناں؟''

'' میں نے یہ تو نہیں کہا تھا۔''

''ہاں کہا تو نہیں... لیکن... خیر جہاں اتنے سال برداشت کیے تھے۔اس میں ایک رات اور جوڑ لو۔''

سدھا غصے میں بولی۔

'' کس نے برداشت کیے تھے؟''

''تم نے نیچرلی... میں نے کہاں کچھ برداشت کیا۔ میں نے کیا کوئی بے ایمانی کی تھی تمھارے ساتھ؟''

سدھا اپنا غصہ قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی...اور مہندر بے قابو ہونے لگا۔

'' دیکھیے یہ گھر نہیں ہے ویٹنگ روم ہے۔''

'' گھر بھی تو وہی تھا.... ویٹنگ روم!''

یہ کہتے ہوئے وہ کھڑا ہو گیا۔سدھا بولی۔

''آپ وہ سب کیوں شروع کرنا چاہتے ہیں؟''

مہندر دوسری کرسی پر بیٹھ کر سگریٹ پینے لگا۔

'' میں نے تو کچھ کہا نہیں، کچھ مانگا نہیں....''

'' وہی تو... وہی تو میں کہہ رہا ہوں...اگر کچھ کہا ہوتا...''

اسی وقت اسٹیشن ماسٹر داخل ہوا،اور بولا۔

'' بہت بارش ہو رہی ہے ....باہر۔''

اسٹیشن ماسٹر تیزی سے اپنے سامان کے پاس گیا۔بارش سے اس کا من بہت خوش تھا۔

''ہوا میں کافی خنکی آگئی ہے ناں۔''

سدھا اور مہندر چپ ہو گئے تھے۔مہندر نے اسٹیشن ماسٹر سے پوچھا۔

''کیا پی رہے ہیں... آپ...؟''

'' جی! یوں ہی تھوڑی سی ...ورنہ ٹھنڈ لگ جاتی ہے مجھے۔''

''کیا ہے؟....وہسکی ہے؟''

'' جی ہاں... آپ پیتے ہیں؟''

مہندر سوچ میں پڑ گیا تھا۔ سچ باہر کا موسم پینے والا ہی تھا۔

''ہاں...ہاں... پیتا ہوں۔''

''بناؤں ایک گلاس... ؟''

''ایک گلاس پورا... ؟''

'' نہیں... نہیں... میرا مطلب ایک پیگ۔''

مہندر مسکرا رہا تھا۔ سدھا مہندر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ مہندر نے کہا۔

'' جی بنا دیجیے!''

اچانک سدھا بول پڑی۔

'' جی نہیں۔ کوئی ضرورت نہیں... یہ نہیں پیتے۔''

'' بارش بہت ہو رہی ہے۔ ٹھنڈ ونڈ لگ گئی تو... ''

مہندر ٹھنڈ محسوس کرتے ہوئے ہاتھوں کو رگڑنے لگا۔ سدھا نے بڑے حق سے کہا تھا۔

'' نہیں لگتی... ٹھنڈ، جیکٹ پہن لیجیے۔''

'' لیجیے، وہسکی نہیں پی جیکٹ پہن لی۔ ایسا بھی کہیں ہوتا ہے۔ بہت فرق ہے بھئی دونوں باتوں میں... کیوں اسٹیشن ماسٹر صاحب... ؟

اسٹیشن ماسٹر اپنا پیگ پی رہے تھے گھوم کر دیکھنے لگے۔

'' آپ لوگ ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟''

''ہاں!.... ابھی تو آپ نے شام کو چابی دلائی تھی۔''

''نہیں... نہیں میرا مطلب ہے پہلے سے؟''

'' بہت پہلے سے مطلب ... (مسکرا کے) جنم جنمانتر کا رشتہ وشتہ نہیں ہے۔''

سدھا مہندر کو دیکھ رہی تھی۔

'' بس ایک رات کی بات ہے... آدمی اچھی طرح کاٹ لے تو بہت ہے... کیا خیال ہے آپ کا؟''

'' جی ہاں۔ اور ہے کیا... یہ زندگی بھی تو ایک ویٹنگ روم ہے۔''

مہندر ہنس پڑا۔

''وہی... وہی میں بھی کہہ رہا تھا ان سے۔''

اچانک سدھا بولی۔

''بس بھی کیجیے ناں....''

اسٹیشن ماسٹر اپنا گلاس ختم کر کے جانے لگا تو مہندر نے پوچھا۔

'' اسٹیشن ماسٹر جی... زندگی کے اس ویٹنگ روم میں کچھ کھانے دانے کا انتظام ہو سکتا ہے؟''

''کھانے کو تو کچھ نہیں ملے گا بھائی صاحب... اس وقت تو یہاں کا چائے والا بھی بند کر کے چلا گیا۔''

''آپ کچھ کھاتے نہیں... پیتے رہتے ہیں بس۔''

''کھاتا ہوں... دو ابلے ہوئے انڈے ہیں میرے پاس، ایک آپ لے لیجیے۔''

''نہیں ... کیا ہے کہ یہ میم صاحب تو ویجی ٹیرئن ہیں۔ انڈے کو ہاتھ لگانا کیا، دیکھتی تک بھی نہیں انڈوں کی طرف...''

سدھا اس بات پہ چڑ گئی تھی۔ کچھ کہنا چاہا پر چپ ہو گئی۔ مہندر نے پوچھا۔

''باہر جا کر کچھ انتظام نہیں ہو سکتا....؟''

''بہت مشکل ہے صاحب۔ ہر طرف پانی بھرا ہوا ہے۔ جانے کے لیے تانگہ، رکشہ کچھ نہیں ملے گا۔ کہیے تو سونے کے لیے تکیہ بھیج دیتا ہوں۔''

مہندر ہنس پڑا۔

''ارے تکیہ کھا کر... نیند تھوڑے ہی آئے گی صاحب!''

سدھا دبی زبان میں بولی۔

'' اب چھوڑیے بھی... جانے بھی دیجیے۔''

'' بہت ہنس مکھ ہیں صاحب... اگر آپ اکیلی ہوتیں تو گھبرا جاتیں... ہاں۔''

اسٹیشن ماسٹر وہاں سے پلیٹ فارم پر چلا گیا تھا۔ سدھا اور مہندر ویسے ہی بیٹھے تھے۔ سدھا کہنے لگی۔

''وہ اسٹیشن ماسٹر کیا سمجھتا ہوگا؟''

'' کیا سمجھتا ہوگا؟ سمجھے گا میں نے تمھیں پٹا لیا۔ اور کیا؟''

''چھی....!''

''تو ٹھیک ہی سمجھے گا۔ پرانے جنم جنمانتر کے واقف ہیں۔ میں جا کر کچھ کھانے دانے کا انتظام کرتا ہوں۔''

''رہنے دیجیے ناں... مجھے بھوک نہیں ہے۔''

''بھوک کیسے نہیں ہے؟ مجھ سے پہلے سے تم بیٹھی ہو۔ کچھ کھایا بھی نہیں ہوگا۔''

''لیکن مجھے بھوک نہیں ہے۔''

مہندر نے اپنی کرسی سے اٹھ کر پاس پڑی جیکٹ پہن لی۔ کھڑکی سے باہر بارش نظر آ رہی تھی۔

''پھر وہی سکریفائز sacrifice ،سکریفائز آل دی ٹائم، میں جا کر دیکھتا ہوں۔''

مہندر چلا گیا۔ سدھا وہیں بیٹھی رہی۔

10

مہندر کو پلیٹ فارم پر کوئی نظر نہیں آیا۔ دور لال سگنل کی روشنی چمک رہی تھی۔ بارش اسی زور سے ہو رہی تھی۔ پاس پڑی سائیکل دیکھی تو مہندر قریب جا کر اس کے پہیوں کی ہوا دیکھنے لگا۔ پھر ادھر ادھر دیکھا۔ تبھی پیچھے سے اسٹیشن ماسٹر نے آ کر اس کی پیٹھ پر ہاتھ سے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

'' کیا ڈھونڈ رہے ہیں آپ؟''

'' یہ سائیکل کس کی ہے؟''

'' کیا کیجیے گا....؟''

'' میں سوچ رہا تھا باہر جا کر ذرا کھانے دانے کا دیکھا جائے۔''

اسٹیشن ماسٹر نے ہنس کر سمجھایا۔

'' بہت نیچے جانا پڑے گا...اور بارش بھی ہو رہی ہے۔''

'' ارے... آپ سائیکل تو دلا دیجیے.... میں کوشش کرتا ہوں۔''

'' لے لیجیے''

'' رین کوٹ ہوگا آپ کے پاس... ؟''

'' رین وین کوٹ نہیں ہے۔ چھتری کا انتظام ہوسکتا ہے۔''

'' اس بارش میں چھتری تو.... سائیکل لے جاؤں؟''

'' لے جایئے۔''

اسٹیشن ماسٹر دوسری طرف چل دیا۔ مہندر نے سائیکل اٹھائی اور بارش میں اسٹیشن سے باہر چلا گیا۔

11

سدھا ویٹنگ روم میں بیٹھی تھی۔ کہ کچھ برتن گرنے کی آواز آئی ..... اور ساتھ ہی کتے کے بھونکنے کی آواز بھی آئی اور کوئی چلا رہا تھا۔

'' چل ہٹ... سالا بھونکتا رہتا ہے... کبھی بھی''

سدھا یہ آواز سن کر اٹھی..... دروازے تک گئی.... باہر بارش دیکھی۔ کچھ سوچ کر دروازہ بند کر دیا اور اوپر سے چٹخنی بھی لگا دی۔ وہاں سے چلتی ہوئی پورے ویٹنگ روم کو گھوم کر دیکھا۔ کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس گئی..... باہر بارش دیکھنے لگی۔ اپنے آنکھوں کے چشمہ کو اتار کر ساڑھی کے پلّو سے پونچھا، پھر آنکھوں پہ لگا لیا۔ پھر وہ اسی ٹیبل کے پاس آئی جہاں پر مہندر کا سارا سامان بکھرا پڑا تھا۔ سدھا اس کے سامان کو سنبھال کر اس کے بیگ میں رکھنے لگی... پاس رکھے کیمرے کو دیکھ کر اپنی آنکھوں پر لگا کر دیکھا۔ جیسے فوٹو کھینچنا چاہتی تھی۔ پھر ماضی کی ایک جھلک آنکھوں میں دوڑ گئی۔

12

سمندر کے کنارے مہندر بھاگ رہا تھا۔ سدھا کیمرہ لے کر اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ سدھا مہندر کی فوٹو لینے کی کوشش کر رہی تھی۔

13

ماضی کا طلسم ٹوٹا تو.... مہندر بارش میں بھیگا ہوا ویٹنگ روم کے دروازے پر دستک دے رہا تھا.... سدھا کھڑکی پر بیٹھی بارش دیکھ رہی تھی۔ آواز سن کر چونکی۔

'' کون ہے...؟''

'' دیوداس... دروازہ کھولو پارو۔''

سدھا نے آ کر دروازہ کھول دیا۔ سامنے مہندر پورا بھیگا ہوا کھڑا تھا۔ بڑے حق سے سدھا غصے میں بولی۔

'' کہاں چلے گئے تھے آپ؟''

'' کھانا لانے گیا تھا آپ کے لیے... گرما گرم۔''

'' کیا ہو گیا ہے آپ کو...؟ آپ تو... آپ تو آدھے پاگل ہیں... سچی۔''

مہندر نے کھانا لا کر بیچ والی ٹیبل پر رکھ دیا۔

'' آدھا کیوں؟''

'' پورے پاگل ہیں بس... چلیے ادھر بیٹھیے۔''

مہندر کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی جیکٹ اتاری، پھر جوتے، جن میں پانی بھر گیا تھا۔ سدھا پاس پڑا تولیہ اٹھا کر مہندر کے بال اور داڑھی کو پوچھنے لگی۔ یہ سب دیکھ کر مہندر نے سدھا کی طرف دیکھا... اور مسکرا دیا۔ سدھا بھی کچھ جھجک گئی۔ پھر کہنے لگی۔

'' چلیے کپڑے بدل لیجیے۔''

مہندر سوٹ کیس سے قمیض نکالنے کے لیے بڑھا تو سدھا نے کہا۔

'' میں نکال دیتی ہوں... آپ بدن پونچھیے۔''

مہندر بھیگی قمیض نکال کر بدن پونچھنے لگا۔ سدھا اس کا سوٹ کیس کھول کر اس کے کپڑے نکالنے لگی۔ باتھ روم کے پاس جاتے ہوئے مہندر کو چھینک آ گئی۔

'' دیکھا نا سردی لگ گئی۔''

'' تو....؟''

مہندر نے اشارہ سے کہ اسٹیشن ماسٹر کی وہسکی کی بوتل بتا کر پوچھا۔

'' وہ پڑی ہے وہاں... پی لوں تھوڑی... ''

'' چلیے... چلیے جائیے... کپڑے بدلیے۔''

سدھا نے باتھ روم جانے کا اشارہ کیا۔

'' لگی نہیں تو لگ جائے گی... ایویں !''

مہندر باتھ روم میں چلا گیا۔ سدھا نے کھانے کا پیکٹ کھول کر دیکھا... اور اس کے منہ سے نکلا۔

'' او... ماں!''

'' کیا ہوا ...؟'' مہندر کہتا ہوا باتھ روم سے باہر آگیا۔

'' کیا ہوا....؟''

سدھا کے ہاتھ میں کھانا تھا، جو مہندر ابھی ابھی لے کر آیا تھا.... جس میں پورا پانی بھر گیا تھا۔ روٹیاں بھیگا ہوا رومال بن چکی تھیں۔ دال، سبزی، سب پانی پانی۔ مہندر اور سدھا اپنی ہنسی روک نہیں پائے۔ بڑی دیر کے بعد دونوں کھل کر ہنسے.... جیسے ایک ہو گئے ہوں۔

'' بڑے گئے تھے کھانا لانے.....''

ہنسا دونوں کا رک نہیں رہا تھا... مہندر نے کپڑے بدلتے ہوئے کہا۔

'' ایسے میں ....ایک گرما گرم چائے مل جائے تو...''

یہ سن کر سدھا پھر ماضی کی ایک جھلک میں بہہ گئی۔

14

سدھا نئی نئی بیاہ کے آئی تھی۔ ایک کپ چائے لے کر مہندر کے پاس پہنچی ..... جو گھر کے باغیچے میں سیڑھیوں پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔

'' چائے لیجیے۔''

مہندر نے چائے کا کپ لے لیا۔

" صبح صبح کتنے کپ چائے پیتے ہیں آپ؟"

" جتنے مل جائیں!"

" اور اگر نہ ملے تو...؟"

" تو مانگتا رہتا ہوں .... جب تک مل نہ جائے۔"

" تو پھر بے شک آپ مانگتے رہیے... چائے اور نہیں ملے گی۔"

" وجہ پوچھ سکتا ہوں؟"

" نہ دودھ ہے، نہ چائے، نہ چینی...."

" جھوٹ بول رہی ہو۔"

"ہاں...!"

" بڑی کمینی ہو۔"

سدھا کپ اٹھا کر جانے لگی تو مہندر نے اسے زبردستی بٹھالیا۔

"ارے بیٹھو... بیٹھو نا۔ کیا صبح صبح بیویوں کی طرح کام کرنا شروع کر دیتی ہو.... بیٹھو یہاں۔"

مہندر نے اپنے قریب بٹھا کر....اخبار کھولتے ہوئے کہا۔

" دنیا کے حالات سنو.... اندرا جی نے کیا چھٹی کی ہے جنتا کی.... رائے بریلی کی سیٹ تو جیتی اور سب میں...."

بور ہو کر سدھا بولی۔

" میں جاتی ہوں۔"

" اچھا... بیٹھو... بیٹھو۔"

ہاتھ پکڑ کر پھر بیٹھالیا۔

"انٹرسٹنگ (Intresting) خبر سناتا ہوں۔ پریزیڈینٹ (President) ریگن کے سیلیکشن سے ایک بات تو ثابت ہو گئی ہے۔"

" کیا...؟"

''برے ایکٹر (Actor) پریزیڈینٹ (President) ضرور بن سکتے ہیں۔''

سدھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

'' مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔''

سدھا کپ لے کر چلی گئی۔

''ارے سنو تو....''

سدھا کپ لے کر گھر کے اندر آ گئی، پیچھے پیچھے مہندر بھی اخبار لیے چلا آیا۔

'' ارے سنو تو.... دنیا میں کیا ہو رہا ہے اس میں تمھیں کوئی دلچسپی نہیں۔''

'' گھر میں کیا ہو رہا ہے اس میں کوئی دلچسپی ہے آپ کو؟''

'' ہاں کیوں نہیں.... کیوں بھئی... کیا ہو رہا ہے گھر میں؟''

'' آپ کا ناشتہ تیار ہو رہا ہے۔ جیسے ہی آپ نہا کے آئیں گے.... میز پر لگا دیا جائے گا..... اور آفس کا ٹائم آپ کو خود ہی معلوم ہے۔ میں بیویوں کی طرح یاد نہیں دلاؤں گی.... جائیں تو اچھا ہے... نہ جائیں تو اور بھی اچھا ہے۔''

مہندر سدھا کی طرف دھیان سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے خیالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

'' تمھیں دیکھ کر لگتا نہیں کہ پہلی بار شادی ہوئی ہے تمھاری۔''

'' مطلب....؟''

'' مطلب بڑی ایکسپرٹ (Expert) بیوی دکھائی دیتی ہو۔''

یہ سن سدھا ہنس پڑی ساتھ ہی مہندر بھی۔

15

سدھا ہاتھ میں جنیئو لیے پوجا گھر میں گئی، وہیں رکھی ہلدی اور چندن اور گنگا جل سے جنیئو کو دھویا اور مہندر کو پہنانے کے لیے اس کے پاس آئی۔

'' یہ جنیئو کس لیے؟ دادو آ رہے ہیں کیا؟''

32

''ہاں...! ماں کا فون آیا تھا دادو بدری ناتھ جا رہے ہیں۔ جانے سے پہلے مل کے جانا چاہتے ہیں....اوم مرموسو: تمنسوت ورنیں مارگ دیو سے دھیمد کی دھیایونہ: پرچودیاتر۔''

'' آپ بھی دادو سے کچھ کم نہیں ہیں... بڑی گمبھیر آواز میں منتر پڑھتی ہیں۔''

فون کی گھنٹی بجنے لگی.... مہندر نے سدھا سے کہا۔

'' ذرا دیکھنا...''

سدھا فون اٹھانے گئی۔

'' ہیلو... ہاں میں سدھا بول رہی ہوں۔''

دوسری طرف کی آواز سن کر سدھا کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

'' جی... ایک منٹ ابھی دیتی ہوں۔''

تبھی مہندر آ گیا۔

'' آپ کا فون...''

'' کون ہے...؟''

سدھا ایک پل کو چپ رہی... دوسرے پل کہا۔

'' مایا ہے...!''

مہندر نے ایک پل کچھ سوچا... پھر کہا۔

''اس سے کہہ دو دفتر میں فون کر لے۔''

'' آپ خود ہی کہہ دیجیے!''

سدھا فون رکھ کر وہاں سے چلی گئی۔ مہندر نے فون اٹھایا۔

'' ہیلو ....''

مہندر کو ادھر سے کوئی آواز نہیں سنائی دی۔ اس نے فون رکھ دیا تھا۔

16

سدھا دوسرے کمرے میں آ کر کچھ کام کرنے لگی۔ مہندر بھی آ گیا۔ سدھا وہاں سے

جانے لگی تو مہندر نے اس کا ہاتھ پکڑ کے روکا۔

''سدھا... سدھا سنو۔اس طرح چھوٹا نہ کرد مجھے۔میں نے کچھ چھپایا تو نہیں؟ مایا سے برداشت نہیں ہوتا اس لیے فون کر لیتی ہے۔میں برداشت کر پاتا ہوں۔اس لیے فون بھی نہیں کرتا۔ ملتا بھی نہیں...! لیکن سچ تو یہ ہے کہ، ہم دونوں ایک دوسرے کو چھوڑنے کی... ہم دونوں ایک دوسرے کو چھوڑ کر جینے کی کوشش کر رہے ہیں.... میرے ساتھ تو تم ہو..... اس کے ساتھ تو کوئی نہیں۔''

پھر فون کی گھنٹی بجنے لگی۔دونوں فون کی طرف دیکھنے لگے۔

17

مہندر آفس میں تھا... ایک شخص کے ساتھ بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا۔ایک آدمی نے فون کا اشارہ کیا۔ مہندر اٹھ کر اس آدمی کے پاس گیا اور پوچھا۔

'' کیا ہے...؟ ہوں....''

'' مایا کا فون ہے۔کہہ دوں نہیں ہو....؟''

'' کیوں؟.... میں اپنے کیبن میں لے لیتا ہوں۔''

مہندر اپنے کیبن میں آیا.... کرسی پر بیٹھا اور کچھ سوچ کر فون اٹھایا۔

'' ہیلو ..... ہیلو مایا۔''

دوسری طرف مایا فون کو کانوں پہ لے کر کھڑی تھی، اور کہہ رہی تھی۔

'' مہندر... جانتے ہو دیدی کی آواز تم سے زیادہ پیاری ہے... ایسے لگتا ہے.... کانچ کے گلے سے نکل رہی ہے۔میں دیدی سے بات کرنا چاہتی تھی... لیکن ڈر گئی، دیدی مارے گی تو نہیں؟''

مہندر نے سوچ کر جواب دیا۔

'' کم سے کم فون پہ تو نہیں مار سکتی۔''

'' مہندر.... سانسیں بہت چھوٹی چھوٹی ہو رہی ہیں۔سوئیوں کی طرح... ایک لمبی سی

34

سانس مجھے ادھار دے دو نا، پلیز .... پونا سے ''موہن جوداڑو'' تک۔ بس... پھر میں بہت دنوں کے لیے تمھیں تنگ نہیں کروں گی... میں ویسے بھی اکیلی ہی اپنے دکھ کا کارن بنی رہتی ہوں۔ اب اور کسی کے لیے نہیں بننا چاہتی... اور تمھارے لیے .... تمھارے لیے تو کبھی نہیں.... کبھی بھی نہیں۔''

یہ سب سن کر مہندر کے ہاتھ سے فون چھوٹ گیا اور اس کا رونے کو جی کرنے لگا۔

'' مہندر .... مہندر...''

دوسری طرف سے کوئی آواز نہیں آئی.... مایا نے فون کے ماؤتھ پیس کو چوم لیا اور فون نیچے رکھ دیا۔ اور دوسری طرف مہندر نے فون کو پھر سے کان پر لگایا...... مایا نے فون رکھ دیا تھا۔ اس کے آنسو نکل پڑے۔

18

مہندر فوٹو پرنٹ کٹنگ کر رہا تھا۔ جب سدھا نے آواز دی۔..... اور کوئی کپڑا لا کر دکھایا مہندر کو۔

'' سنیے ..... یہ کیا ہے ....؟ یہ تین گز کا مفلر....''

'' کہاں سے ملا؟''

'' اوپر اٹیچی میں پڑا تھا... مگر یہ ہے کیا...؟''

'' مفلر ہی ہے، پر کہتے کچھ اور ہیں اسے.... مایا کا ہے۔ نیپال سے لائی تھی۔''

'' اور بھی کچھ چیزیں پڑی ہیں اس کی۔ بہت قیمتی لگتی ہیں۔ اسے دے کیوں نہیں دیتے؟... کام آجائیں گی۔''

'' مطلب....؟''

'' آں .... ایک وولن کوٹ ہے بہت خوب صورت ہے، ایک جینس ہے، کچھ میک اپ کا سامان پڑا ہے، گاگلس ہیں۔ نہ آپ استعمال کر سکتے ہیں نہ میں ....''

مہندر کچھ بولا نہیں، اپنا کام کرنے لگا۔ سدھا نے پھر کہا۔

'' مجھے رکھنے میں اعتراض نہیں... میں تو اس لیے کہہ رہی تھی کہ سب... قیمتی چیزیں ہیں۔ پڑے پڑے ضائع ہو جائیں گی۔''

'' ہوں... ٹھیک ہے نکلوالو ..... مادھو کے ہاتھ بھجوادوں گا۔''

'' نہیں! برا لگے گا... آپ خود کیوں نہیں دے آتے ؟... یا کم سے کم فون کر دیجیے۔''

مہندر چپ ہو گیا، سدھا دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ مہندر پاس کی دراز میں کچھ ڈھونڈنے لگا سدھا مایا کا کچھ اور سامان لے کر آگئی۔

'' دیکھیے... یہ... کیا ڈھونڈ رہے ہیں آپ؟''

'' کچھ پیپرس تھے یہاں رکھے ہوئے....''

'' خط مایا کے...؟''

'' ہوں...!''

'' میں نے سنبھال کے رکھے ہیں۔ دیتی ہوں....''

سدھا بیڈ روم میں گئی۔ پیچھے پیچھے مہندر بھی آ گیا۔ سدھا نے الماری سے ایک سندر سا چھوٹا سا بوکس نکالا۔ جس میں عورتیں زیور رکھتی ہیں۔

'' لیجیے...''

مہندر نے وہ بوکس لیا اور اس کو کھولا تو اس میں خط دیکھ کر کہا۔

'' اس میں تو تمھارے زیور تھے۔''

'' ہاں .... میں نے اپنے نکال کے، آپ کے رکھ دیے۔''

مہندر نے اس بوکس سے سارے خط نکال کر بوکس سدھا کو دیا۔

'' لو! رکھ لو زیور اس میں۔''

'' یہ کیا کر رہے ہیں آپ.... خط واپس بھیج رہے ہیں آپ... ؟

'' بھیج دوں .....؟''

'' برا مان گئے آپ؟..... آپ کہیں تو میں یہ سامان بھی واپس نہیں بھیجتی..... ایسا

کیسے کر سکتے ہیں آپ؟''

'' نہیں.... نہیں میں یوں ہی کہہ رہا تھا.... یہ خط نہیں، نظمیں ہیں اس کی.... جو اس نے جگہ جگہ سے بھیجی ہیں۔ تم سامان بندھوا دو ..... میں بھجوا دوں گا .... موتا سے کہہ دوں گا لے جائے گی۔''

مہندر خط لے کر چلا گیا۔ سدھا الماری بند کر کے مہندر کو جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔

19

شام کا وقت تھا سدھا تان پورا کے سر ٹھیک کر رہی تھی۔ مہندر آیا اور پاس پڑے گدے پر بیٹھ گیا۔

'' کچھ سناؤ نا...''

'' میں تو ملا رہی ہوں۔''

'' کس سے...؟''

'' تار ملا رہی ہوں۔''

'' اچھا بھلا بج تو رہا ہے... گاؤ نا۔''

'' آپ گائیے .... میں سر دیتی ہوں۔''

مہندر ہنس پڑا۔

'' ہماری میوزک سینس کی پوچھو مت.... ڈر کے بھاگ جاؤ گی۔''

اتنے میں نوکر چائے رکھ کے چلا گیا۔ سدھا نے کہا۔

'' تو سیکھ لیجیے۔''

'' ہاں ....ایک بار کوشش کی تھی بس کافی تھا۔ میں وائلن بجانا سیکھتا تھا۔''

''اچھا...؟''

'' جب اسکول میں تھا..... داوؤ نے وائلن لا دی تھی اور بجانی مجھے پڑ گئی..... جب بھی میں وائلن بجاتا تھا باقی سب لڑکے ہنس پڑتے تھے۔''

''کیوں....؟''

'' میں نے بجانی چھوڑ دی۔''

'' لڑکے کیوں ہنس پڑتے تھے؟''

'' اوہ ہو.... بچپن میں میں لیفٹی تھاناں۔ وائلن میں الٹی پکڑتا تھا۔

مہندر بتا رہا تھا سدھا کو کہ کیسے الٹے ہاتھ سے بجاتا تھا۔ سدھا بھی اس حرکت کو دیکھ کر ہنس پڑی۔

'' آپ وائلن سیٹ بننا چاہتے تھے؟''

''ارے بننا تو بہت کچھ چاہتا تھا ..... بن کچھ اور گیا۔''

مہندر نے سگریٹ جلایا۔

'' اچھا کیا بننا چاہتے تھے؟''

'' تم ہنسو گی۔''

'' نہیں، میں نہیں ہنسوں گی .... بتایئے ناں۔''

'' نہیں ہنسو گی...؟''

'' اوں ہوں...''

'' میں ایکٹر بننا چاہتا تھا۔''

اس پہ دونوں ہنس پڑے۔

''اپنی شکل اسکرین پر دیکھنے کا اتنا شوق تھا۔ تمھیں یاد ہے جب ہماری منگنی ہوئی تھی.... اس وقت مجھے نیوز ریڈر کا موقع ملا تھا۔''

'' ہاں ....ہاں ...''

'' ایک دن خبریں پڑھتے پڑھتے .... میں نے سوچا کہ .... خبروں میں تھوڑے .... جذبات ڈال دیے جائیں .... خبر ہے کہ، گنگا میں کشتی پلٹ جانے کے کارن 45 لوگ لاپتہ ہیں تیس لاشیں ملیں ہیں۔ اور پندرہ لاشوں کا کچھ پتا ہی نہیں۔''

مہندر پڑھتے ہوئے آنکھوں میں آنسو بھر لایا۔ آواز رندھ سی اور سدھا کی ...

....اسی وقت فون بج اٹھا اور دونوں چپ ہو گئے۔ مہندر نے کہا۔

" تم لے لو.... "

" آپ لو .... میرا تھوڑا ہی ہے۔"

کچھ سوچ کر مہندر فون لینے چلا گیا

" ہیلو.... ہاں .... کیسی ہو .... ہاں وہ یہیں ہیں، سامنے بیٹھی ہیں.... تم ان سے خود ہی کہہ دو ناں۔"

مہندر فون اٹھا کر سدھا کے پاس لے آیا، اور کہا۔

" ہاں.... وہ یہیں ہیں ابھی.... تم ان سے بات کرنا چاہتی ہو ناں؟"

" مجھے نہیں بات کرنی۔"

" بری بات ہے سدھا ...... اب میں نے کہہ دیا ہے۔ صرف ہیلو تو کرلو۔"

" میں نہیں،... پلیز.... ! "

" دیکھو سدھا..... وہ تم سے بات کرنا چاہتی ہے۔ صرف ہیلو کہہ کے فون رکھ دینا بے شک.... تمہیں میری قسم۔"

سدھا نے خاموشی سے فون لے لیا اور دھیرے سے کان پر لگا لیا۔

" ہیلو..... "

ادھر کی آواز سن کر کے اس کے چہرے کا تاثر بدل گیا۔ خوشی سے چمک گیا۔

" ایں.... کون؟.... ماں!..... ارے میں سمجھی .... "

سدھا نے مہندر کو دھکا دے دیا... مہندر بستر پر گر پڑا۔

" اور نہیں.... خوامخواہ ہنس رہے ہیں۔ ہاں..... کیا ہوا؟"

مہندر اس کو چڑاتا ہوا، ہنس کے وہاں سے چلا گیا۔

"ہاں میں دو چار دنوں میں آ جاؤں گی.... تم کیسی ہو۔ میں بہت اچھی ہوں..... اچھا۔"

فون رکھ کر سدھا مہندر کی طرف تیزی سے بھاگی!

20

رات کا وقت تھا۔ مہندر اپنی کار سے اتر رہا تھا۔ سدھا باہر ٹنگے کپڑے اتار رہی تھی۔ مہندر نے کہا۔

'' چلیے..... چھوڑ یے... مادھو کر دے گا صبح.... ''

'' مادھو سو گیا لگتا ہے۔''

'' سو گیا ہوگا!..... تو پھر اسے جگانے کی کیا ضرورت ہے؟''

مہندر اور سدھا گھر میں گئے تو۔ باہر ورانڈے میں مادھو سویا ہوا نظر آیا۔ کمرے میں پہنچ کر مہندر اپنے کپڑے بدلنے لگا .... سدھا نے اسے رات میں پہننے والے کپڑے نکال دیے۔

'' یہ لو.... ''

مہندر کپڑے بدل رہا تھا۔ جب مادھو نے آواز دی۔

''صاحب.... ؟''

'' کیا ہے مادھو.... ؟''

'' ایک تار آیا ہے صاحب...!''

'' تار.... ؟''

مہندر اور سدھا حیران رہ گئے۔ کس کا تار آیا ہوگا۔

'' دادؤ کا تو نہیں ہے.... ؟''

'' اوہ ماں.... ''

مہندر اٹھ کر دروازے کے پاس گیا تار لینے۔ سدھا گھبرا کے گائتری منتر پڑھنے لگی.....

''سب سرکشت ہو۔''

مہندر تار لے کر واپس آ گیا۔ ایک چٹھی کی طرح لمبا تار لیے اور مہندر پڑھنے لگا۔ سدھا نے دیکھ کر کہا۔

'' یہ تو خط ہے... پورا۔''

'' ہاں.... ٹیلی گراف سے بھیجا ہے۔''

'' کس کا ہے.....؟''

'' مایا کا....!''

'' کیا لکھا ہے....؟''

'' کچھ سامان رہ گیا ہے اس کا.... یہاں پر... منگوایا ہے اس نے۔''

'' اور کیا رہ گیا ہے؟ مجھے تو معلوم نہیں؟''

'' پڑھ لو .....!''

'' آپ ہی پڑھ کے سنایئے .....ناں۔''

شیشے کے سامنے سدھا، اپنے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی اور مہندر وہیں بیٹھ کے پڑھنے لگا۔

'' سدھا...!''

'' ہوں....''

''This is Maya ''

اور پڑھنا شروع کیا۔ ایک لمبی نظم تھی۔

''ایک دفعہ وہ یاد ہے تم کو،

بن بتی جب سائیکل کا چالان ہوا تھا۔

ہم نے کیسے بھوکے پیاسے بیچاروں سی ایکٹنگ کی تھی۔

حولدار نے الٹا، ایک اٹھنی دے کر بھیج دیا تھا۔

ایک چونی میری تھی،

وہ بھجوادو۔''

سدھا نے کہا۔

'' سویٹ .....اور...؟''

مہندر پھر آگے پڑھنے لگا۔

''ساون کے کچھ بھیگے بھیگے دن رکھے ہیں

اور میرے اک خط میں لپٹی رات پڑی ہے
وہ رات بجھوادو ....
اور بھی کچھ سامان تمھارے پاس پڑا ہے .....
وہ بجھوادو۔

سدھا حیران حیران سن رہی تھی.... مہندر پڑھ رہا تھا۔
''پت جھڑ ہے .....
پت جھڑ میں کچھ پتوں کے گرنے کی آہٹ.....
کانوں میں اک بار پہن کرلوٹ آئی تھی۔
پت جھڑ کی وہ شاخ ابھی تک کانپ رہی ہے.....
وہ شاخ گرادو
وہ بجھوادو۔

ایک سو سولہ چاند کی راتیں....
ایک تمھارے کاندھے کا تل

یہ لائن سن کر سدھا مہندر کے کاندھے کا تل دیکھنے لگی۔ اس کو کہیں لگا کہ، مایا کتنی قریب تھی مہندر کے۔

گیلی مہندی کی خوشبو ....
جھوٹے موٹے وعدے کچھ....''

سدھا .... مہندر کے کاندھے پر سر رکھ کر رو پڑی۔
'' میں نے کیوں بجھوایا وہ سب .... یوں بھی تو دن رات مایا ساتھ رہ رہی ہے۔

سامان بھی رہ جاتا، تو کیا ہو جاتا۔''

سدھا روتی رہی.... مہندر کی بھی آنکھیں بھر گئی تھیں....

21

مایا اپنے گھر میں بیٹھی ..... پرانی یادیں سمیٹ رہی تھی۔ جو اس نے مہندر کے ساتھ گزاری تھیں۔ اور گنگنا رہی تھی۔

میرا کچھ سامان
تمھارے پاس پڑا ہے
ساون کے کچھ بھیگے بھیگے دن رکھے ہیں
اور میرے اک خط میں لپٹی رات پڑی ہے
وہ رات بجھا دو
میرا وہ سامان لوٹا دو....
پت جھڑ ہیں کچھ
ہے ناں......؟
پت جھڑ میں کچھ پتوں کے گرنے کی آہٹ
کانوں میں اک بار پہن کے لوٹ آئی تھی....
پت جھڑ کی وہ شاخ ابھی تک کانپ رہی ہے
وہ شاخ گرا دو۔

ماضی کے کچھ مناظر اس کی آنکھوں سے گزر گئے۔ مہندر اور مایا موٹر سائیکل پر گھوم رہے تھے۔ برسات کی رات ایک چھتری کے نیچے آدھے بھیگے آدھے سوکھے سے گھوم رہے تھے۔

43

ایک اکیلی چھتری میں جب
آدھے آدھے بھیگ رہے تھے
آدھے سوکھے، آدھے گیلے
سوکھا تو میں لے آئی تھی
گیلا من شاید بستر کے پاس پڑا ہو
وہ بھجوا دو۔

ماضی کے کچھ پل جو مہندر اور مایا نے ساتھ گزارے تھے۔ نظر میں ابھر آئے۔ مایا قینچی سے مہندر کے کندھے کی ٹی شرٹ کاٹ رہی تھی جہاں سے اس کا کالا تل نظر آتا تھا۔ اس کو مایا نے چوم لیا۔

ایک سوسولہ چاند کی راتیں
ایک تمھارے کاندھے کا تل
گیلی مہندی کی خوشبو
جھوٹ موٹ کے شکوے کچھ
جھوٹ موٹ کے وعدے بھی سب، یاد کرا دوں؟
سب بھجوا دو۔
میرا وہ سامان لوٹا دو.....
ایک اجازت دے دو بس،
جب اس کو دفناؤں گی
میں بھی وہیں سو جاؤں گی۔

22

مادھو سدھا کا سوٹ کیس لے کر باہر نکل رہا تھا۔ لگتا تھا دونوں سفر پہ جا رہے ہیں۔ مہندر پیچھے سے آیا اور سدھا سے پوچھا۔

''ماچس تو آپ کے پاس ہوگی ہی....؟''

''جی .....ماچس بھی ہے سگریٹ بھی....!''

سدھا نے مہندر کی سگریٹ جلاتے جلاتے پوچھا۔

''ایک بات پوچھوں....؟''

''ہوں....''

''اچانک، باہر جانے کا پروگرام کیسے بنالیا۔ آپ نے؟''

''کیوں بھئی ہنی مون پر جا رہے ہیں! کوئی بری بات ہے کیا....؟''

''آپ بھاگ تو نہیں رہے ہیں کسی سے....؟''

''کس سے...؟''

''آپ جانتے ہیں کس سے.....!''

''دیکھو سدھا، یہ دن رات مایا کا خیال، ہم دونوں کے بیچ اچھا نہیں ہے۔''

دونوں خاموش ہوگئے۔مہندر نے پھر سے کہا۔

''یاد ہے، ایک بار پنچگنی میں تم نے مجھ سے کہا تھا کی جو سچ ہے اور صحیح ہے۔صرف وہی کیجیے۔یقین مانو صرف وہی کر رہا ہوں.....میں مایا سے پیار کرتا تھا.....یہ سچ ہے۔ اور اسے بھولنے کی کوشش کر رہا ہوں، یہ صحیح ہے۔لیکن اس میں تم میری مدد نہیں کروگی، تو میرے لیے بڑی مشکل ہوگی۔کیونکہ مجھ سے زیادہ وہ تمھیں یاد رہتی ہے۔''

سدھا ایک پل کے لیے مہندر کو دھیان سے دیکھنے لگی۔مہندر نے سدھا کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا.....اور گھر کے باہر نکلے۔

''سدھا.....ماضی کو ماضی نہ بنایا...''

''ماضی....؟''

''ماضی..... بھئی (Past) پاسٹ۔بیتا ہوا..... جو بیت گیا۔اسے بیت جانے دو رووک کے مت رکھو۔''

23

وہی اسٹیشن کا ویٹنگ روم..... باہر بارش کا زور سے برسنا..... مہندر اور سدھا بیٹھے گرم گرم چائے پی رہے تھے۔

'' آہ ..... چائے تو گرم ہے۔''

'' ہوں....''

'' مزہ آ گیا اس وقت چائے کا....''

سدھا ہنس پڑی۔

'' پہلے بہت کہہ رہی تھیں..... میں چائے پیتی نہیں آپ جانتے ہیں۔''

'' آپ ہی نے تو کہا تھا ..... کبھی کبھی پی لیتی ہو۔ اس لیے پی لی۔''

'' پہلے تو وہ چائے والا ہے ناں..... اس نے بھی تمھارے جیسا جواب دیا۔''

''کیا....؟''

''کہ دودھ، پتی، ختم ہو گئی ہے صاحب !''

'' پھر آپ نے بھی ویسا ہی جواب دیا ہوگا۔''

'' کیا....؟''

'' بڑے کمینے آدمی ہو۔''

''نہیں.... ایسے بات کرتا تو وہ چائے ہرگز نہیں بناتا۔ ویسے ہی وہ آدھی نیند میں تھا میں نے اسے جگایا تو..''

اچانک ویٹنگ روم کی لائٹ چلی گئی۔ اندھیرے میں کچھ نہیں دکھ رہا تھا۔ صرف آواز آ رہی تھی۔

'' ارے ....!''

'' اوہ..... ہیل !... بس اس کی کسر تھی۔''

'' لگتا ہے پورے اسٹیشن کی بتی گئی۔''

'' ہوں.... ماچس کہاں ہے....؟ یہیں بیٹھی رہنا۔ ہلنا نہیں..... یہاں ہے۔''

'' کہاں جا رہے ہیں.... ؟''

'' باہر جا کے .... دیکھتا ہوں کوئی لالٹین والٹین کا انتظام ہو جائے ... تو ... ''

'' ٹھہریئے ... ٹھہریئے نا .... میں اکیلے نہیں رہوں گی۔''

'' ارے چائے تو پی لو۔''

'' پی لی.... ''

سدھا اندھیرے سے ڈر کے جلدی جلدی چائے پی گئی۔

'' اچھا آجاؤ .... ''

دونوں اندھیرے میں ویٹنگ روم سے باہر آنے کی کوشش کر رہے تھے۔

'' سنبھل کے ....!''

سدھا زور سے چیخی، کسی میز یا کرسی سے ٹکرائی تھی..... مہندر نے ڈانٹ دیا۔

'' کیا کرتی ہو؟... اندھی ہو گیا؟.... کہا نا چپ چاپ اندر بیٹھی رہو .... دو منٹ رک نہیں سکتیں.... لگی کیا .... ؟ ہوں .... ''

مہندر نے محسوس کیا اسے غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

'' لگی..... ؟''

''ہوں ... ہوں.... ''

'' سوری سدھا .... I am sorry۔ اتنے سال گزر گئے.... لیکن غصہ کرنے کی عادت نہیں جاتی۔''

'' عادت بھی چلی جاتی ہے..... ادھیکار نہیں جاتے۔''

اتنے میں زور سے بجلی چمکی۔ جس کی روشنی میں دونوں نظر آئے۔

'' تم بیٹھی رہو یہاں پر..... تم ہلنا مت یہاں سے، میں ابھی آتا ہوں۔''

''کہاں جا رہے ہیں آپ ......! پھر بھیگ جائیں گے۔''

''نہیں... اس کے پاس.... موم بتی تھی، ذرا لے کر آتا ہوں... یہ ماچس رکھو... ہلنا مت یہاں سے۔''

پھر بجلی چمکی۔ مہندر چلا گیا، اس کے پیروں کی آواز سے پتا چلا۔

24

اندھیرے میں ایک لالٹین جلی تھی۔ مہندر کہیں سے لالٹین لے آیا تھا۔

'' موم بتی دی نہیں سسرے نے .... چلو کچھ تو ہوا۔''

'' اب اچھا بھی ہے۔ دو ادھر آرام کرسی پڑی ہیں۔ تھوڑی دیر کے لیے سو جایئے۔''

'' ہاں...!''

سدھا کی چوٹ میں پھر کچھ لگا..... وہ درد سے چیخ پڑی۔

''کیا ہوا ..... لگی؟..... بہت زور سے لگی؟..... گھٹنے میں لگی؟ .....دیکھوں.... ''

سدھا درد سے وہیں کرسی پر بیٹھ گئی۔ مہندر ساڑی ہٹا کے دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ جیسے وہ اب بھی میاں بیوی ہوں۔ چوٹ سدھا کے گھٹنے میں لگی تھی۔ سدھا جھجک رہی تھی، ساڑی گھٹنوں تک اٹھاتے ہوئے۔

'' نہیں ..... ''

'' ارے دیکھنے تو دو ....؟''

مہندر وہیں بیٹھ کر دیکھنے لگا اس کے گھٹنے کو۔

'' او....ہاں .... یہاں تو خون نکل آیا۔ ایک منٹ اس کو ایسے ہی رکھنا۔''

مہندر کچھ لینے گیا۔ اسٹشن ماسٹر کی وہسکی کی بوتل نکالی۔

'' یہ، کیا کر رہے ہیں آپ ....؟''

مہندر نے روئی لے کر ..... پاس رکھی بوتل کی وہسکی کو، رم روئی پر ڈالا۔

'' ارے پی نہیں رہا ہوں .... تمھارے لیے دوائی کا انتظام کر رہا ہوں....!''

وہسکی سے بھری روئی مہندر لگانے لایا تو سدھا نے روکا۔

'' نہیں.... لگے گا ....!''

جیسے ہی مہندر نے روئی کا پھاہا لگایا۔ سدھا کی سسکی نکل گئی..... مہندر زخم پر پھونکنے

لگا۔سدھا کی آنکھوں میں ماضی کے منظر تیرنے لگا۔

25

ماضی کے وہ پل جو دونوں نے ساتھ جیے تھے۔ ایک گیت لہرانے لگا۔

قطرہ قطرہ ملتی ہے
قطرہ قطرہ جینے دو
زندگی ہے
بہنے دو
پیاسی ہوں میں پیاسی رہنے دو .....ناں

کل بھی تو کچھ ایسا ہی ہوا تھا....
نیند میں تھی تم نے جب چھوا تھا
گرتے گرتے وہاں بھی، بچی میں
سپنے پہ پاؤں پڑ گیا تھا....

سپنوں میں....
بہنے دو
پیاسی ہوں میں پیاسی رہنے دو .....ناں

26

ہوائی جہاز میں مہندر اور سدھا بیٹھے تھے۔مہندر کہنے لگا۔
'' بڑی جلدی ختم ہو گیا ہمارا ہنی مون؟''

'' میں تو تھک گئی ..... میں زیادہ سفر نہیں کرسکتی۔''

'' سفر .....انگریزی میں یا ہندی۔''

'' ہندی میں۔''

'' چلو میں سو رہا ہوں.....ہیپنگ ومیپنگ ہوئی تو اٹھا دینا.....!''

مہندر نے آنکھیں بند کر لی۔ اسی وقت ایئر ہوسٹیس کچھ لے کر آئی۔

'' ایکسکیوزی ......Many Happy returns of the day''

دونوں ہکا بکا سے ہو گئے، سمجھ میں ان کے نہیں آیا کہ اڑتے ہوائی جہاز میں کیسا تحفہ!

'' ہمیں کہا گیا تھا کہ آپ کو جنم دن مبارک باد، آسمان میں دی جائے، اڑانے کے بعد تھینک یو۔''

'' جنم دن کی مبارک باد؟.... آج تاریخ کیا ہے.... ؟''

پھولوں کے ساتھ لگا رقعہ سدھا پڑھنے لگی۔

'' تمھارے نام سے جیتی ہوں.... تم پہ مرتی ہوں۔

مایا ــــ''

'' مایا .....اوہو.....یہ وہی کر سکتی ہے۔نورمل بات تو کبھی کرتی ہو نہیں.....دیکھو، کیا ہوا میں آ کر پکڑا۔

''ہوں.....اور آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟.... آج آپ کا جنم دن ہے؟''

'' ارے مجھے کیا معلوم؟... مجھے یاد کہاں تھا.... ہوں سچ کہہ رہا ہوں... مجھے یاد کہاں تھا.....! ''

'' سو جائیے آپ ... ''

'' راستے میں اتر مت جانا.... ''

سدھا ہنس دی۔

'' اس پگلی پر ترس بھی آتا ہے..... پیار بھی آتا ہے۔''

'' تمھیں کیا بتاؤں سدھا وہ کیا ہے۔کبھی کبھی مجھے ڈر لگتا ہے اس کے لیے۔''

''آپ نے .... شادی کیوں نہیں کر لی اس سے۔''

'' تمھیں بتایا تو تھا جب ..... دوبارہ ملنے آیا تھا تم سے۔ ایسی امپلسو ہے ناں ....ایک بار.....''

27

مایا موٹر سائیکل سیکھ رہی تھی۔ اس کا دوست اسے سیکھا رہا تھا۔ موٹر سائیکل لے کر دونوں مہندر کے پاس آئے۔ مہندر گارڈن میں بیٹھا تھا۔

'' کیا ہے؟.... کیا ہے یہ....؟''

مایا جوش میں بولی۔

''مہندر بیٹھ کر دیکھو..... کلاسک موٹر بائیک۔ یہ ایڈیٹ بیچنا چاہتا ہے! پلیز لے دوناں۔''

'' پاگل ہوگئی ہو کیا؟ اسے چلائے گا کون تم یا میں؟''

'' جو پٹرول ڈلائے گا، وہ چلائے گا۔''

'' اچھا..... ؟ تمھیں آتا ہے چلانا؟''

'' ابھی تو چلا کے لے آئی..... اور کل سے کتنی بیٹر (better) چل رہی ہوں... ہیں نا گڈو ...؟''

'' یس... یس.... She is much better. She Drive today''

'' اچھا..... اچھا ایک منٹ.... تمھارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا۔ تم کو معلوم ہے کتنی خطرناک چیز ہے یہ۔ میرے ایک دوست کا ایکسیڈنٹ (Accident) ہوا تھا۔ پچاس فریکچر لگے ہڈیوں میں اس کو۔''

'' مرا نہیں....؟''

'' مر ہی جاتا تو اچھا تھا۔''

''تم تو بس موت سے ڈرتے ہو... اسے دیکھو یہ کب سے چلا رہا ہے... یہ کوئی مرا

51

... کیوں گڈو... ''

'' یس سر.... نو سر، آئی مین... تھنک سر.... نوٹ یٹ۔''

'' پلیز... لے دو ناں...!''

'' ارے پاگل ہو گیا؟''

'' پلیز مہندر .....اچھا ٹھیک ہے تم لے لو ..... کبھی کبھی میں بھی چلا لوں گی... ''

'' او کے ٹھیک ہے .... گڈو کو کہہ دینا۔ کل مونا کے گھر آجائے۔''

مایا بہت خوش ہو گئی۔ اچھل پڑی، اور گڈو سے بولی۔

'' تم جانتے ہو نا میں کہاں رہتی ہوں.... مونا کے ساتھ۔ بس کل وہیں آجانا۔''

'' اچھا.... ''

''Thank you ''

'' تم ساتھ جا رہے ہو نا.... ''

مہندر نے گڈو سے پوچھا۔ مایا پھر موٹر سائیکل لے کر گڈو کے ساتھ چلی گئی۔

28

مونا لان میں جھولے میں لیٹی تھی۔ اسی وقت مہندر آ گیا۔

'' ہائے.... مونا۔''

'' ہائے....!''

'' مایا کہاں ہے؟''

'' مایا....؟''

تبھی ایک چھوٹے بچے کی رونے کی آواز آئی اندر سے۔

'' یہ بچہ کس کا ہے بھئی؟''

'' مایا کا!''

'' آئیں... مایا کا؟''

'' مایا کا جائز بچہ ہے۔''

'' کیا بات کر رہی ہو....؟''

'' دیکھو اس لڑکی کے ساتھ کچھ بھی ممکن ہے! ذرا اندر جا کے دیکھو.... جاؤ۔''

مہندر گھر کے اندر چلا گیا۔

29

مہندر گھر کے اندر آیا.... ایک نوزائد بچہ رو رہا تھا۔ مہندر نے مایا کو دیکھ کر پوچھا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے بھئی....؟''

مایا کی گود میں بچہ تھا۔ شیشی کا دودھ بچہ پی رہا تھا۔ مہندر نے پھر پوچھا۔

'' یہ سب کیا ہے؟''

'' بچہ ہے!.... خرید کے لائی ہوں۔''

'' خرید کے....؟''

'' ہاں دیکھو.... اس کی ماں بھی نہیں ہے.... اور وہ ایڈیٹ ہے ناں.... اسے دودھ تک پلانا نہیں آتا، کیسے پالے گا....؟''

'' اِس لیے تم اٹھا کے لے آئیں....؟''

''اپرول (Approval) پر لائی ہوں۔''

'' یہ ملا کہاں تمھیں....؟''

'' وہ جھونپڑپٹی ہے ناں..... وہاں میری موٹرسائیکل خراب ہوگئی۔''

غصے سے مہندر نے کہا۔

''تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے.... اسٹوپڈ.... چلو ... چلو اس کا بچہ واپس کرو.... اس کو۔''

مہندر بچے کو لینے لگا۔

'' تمھیں معلوم نہیں ہے ناجائز بچہ رکھنے سے پولیس کیس ہو سکتا ہے۔''

'' ناجائز کیسے؟.... میں تو خرید کے لائی ہوں۔''

'' کم اون ....(Come on)''

'' ناجائز اس کا ہوگا ناں.... جسے مفت میں ملا ہو۔''

'' چلو.... چلو بچہ واپس کر کے آتے ہیں۔''

مہندر نے زبردستی مایا کا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا۔

'' چلو نہیں تو ماروں گا.... ایڈیٹ.... اٹھاؤ اس کو .....۔''

'' ایک منٹ.... بچہ تو.... ''

'' لاؤ بچہ مجھے دو۔''

مہندر نے بچے کو گود میں لے لیا۔

''میں لے کر جاتا ہوں.... تم میرے ساتھ چلو... کم اون(Come on) چلو میرے ساتھ.... میں کہاں ڈھونڈوں گا اس کا گھر....؟''

'' مجھے بچہ چاہیے۔''

'' چلتی ہو کہ ماروں ایک....۔''

دونوں بچہ لے کر نکل گئے۔

30

مہندر گھر آیا.....اور مایا سے کہا۔

''یہ لو تکیہ چادر.... چپ چاپ شرافت سے سو جاؤ... چلو۔''

مایا بستر پر آدھی لیٹی تھی۔

'' مجھے بچہ چاہیے۔''

''کہاں سے لاؤں؟..... آناتھ آشرم سے لے آؤں؟''

'' کیوں؟.... میرا اپنا بچہ نہیں ہو سکتا ہے....؟''

'' ہاں.... ہو سکتا ہے.... چاہیے....؟''

'' ہاں...!''

"چلو..... چل کے شادی کر لیتے ہیں۔"

"ایک بچہ کے لیے دس اور جھمیلے ساتھ میں...!"

"توشادی جھمیلا ہوتی ہے؟"

"تمھیں کیا معلوم کیا ہوتی ہے..... مجھے معلوم ہے۔ میں نے بھی کی ہے..... یوں نو مہندر..... میں نے بہت طرح کے رشتے دیکھے ہیں۔ختم ہو جاتے ہیں، ٹوٹ جاتے ہیں، لیکن شادی جب ختم ہوتی ہے ناں.....!"

"یہ کیا کر رہی ہو .....؟"

پینسل سے مایا کچھ کر رہی تھی۔

"تو سڑنے لگتی ہے، گندی ہونے لگتی ہے۔اور میں نہیں چاہتی ہمارے ساتھ ہو۔"

"اچھا...؟ توتم شادی نہیں کرنا چاہتی .....ہوں.....؟"

"میرا کوئی پتہ ہے؟.....رہتی ہوں!..... نہیں رہتی ہوں!"

"مطلب .....؟"

"تم جاکر سو جاؤ..... گڈ نائٹ۔"

"دیکھو میں نے تمھیں بتایا تھا..... میری منگنی ہو چکی ہے، کسی دن دادو جی نے بلالیا ..... توشادی کروا کے ہی بھیجیں گے۔"

"توکرلونا شادی ..... بچہ مجھے دے دینا!"

31

سدھا اور مہندر ہوائی جہاز میں تھے۔ مہندر نے مایا کی خواہش سدھا سے بتائی۔

"ہاں..... دے دیں گے۔"

"پکی بات؟"

"نہیں..... نہیں....."

کہتے کہتے سدھا نے مہندر کے کندھے پر سر رکھ دیا۔تیکھی ~~ایک~~ نس ہوا۔ ہوائی جہاز

اتر رہا ہے۔

'' چلو... پٹی باندھو۔''

'' ہوں....''

ہوائی جہاز اتر گیا۔

32

مہندر اور مونا تیزی سے ہسپتال کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔ اور مہندر کہہ رہا تھا۔

'' سلیپنگ پلس....!''

'' استعمال تو کبھی کرتی نہیں، پتا نہیں کہاں سے لے آئی..... آدھی سے زیادہ شیشی کھا گئی۔ تکیہ اٹھایا تو نیچے پڑی تھی۔''

'' ہوش میں ہے کی نہیں؟''

'' ہوش میں تو آگئی ہے.... پر بار بار کہتی ہے مہندر کے آنے سے پہلے مجھے جانے دو...''

اوپر پہنچ کر مونا دفتر کی طرف مڑ گئی۔

'' اچھا میں ابھی آتی ہوں۔ تم مل لو۔''

مونا اسپتال کے آفس کی طرف جانے لگی، تو مہندر نے روکا۔

'' سنو.... یہ پرس لیتی جاؤ۔''

مونا شاید پیمنٹ کرنے کے لیے جا رہی تھی۔ پرس لے لیا اور اشارے سے کمرہ دکھایا۔

''ON Left Side Eighty No. ''

''Eighty No ''

مہندر تیزی سے کمرے کی طرف بڑھ گیا، اور مایا کو سویا ہوا دیکھ کر اس کے قریب پہنچا.... گلوکوس کی بوتل لگی تھی۔ مہندر نے دھیرے سے مایا کے چہرے کو چھوا۔ مایا نے آنکھیں کھول دیں اور ہلکے سے مسکرا دی، مہندر کو دیکھ کر۔

'' گال پہ مت مارنا..... بہت زور سے لگتی ہے.....!''

مہندر نے دھیرے سے اس کے چہرے کو چوم لیا۔ مایا بولی۔

''Many Happy returns of the day ''

'' Which day This me.....؟ یہ جو کیا ہے اس کے لیے مبارک باد دے رہی ہو مجھے؟''

''Timing گڑبڑ ہو گئی ناں..... سنا تھا مر کے آتما اوپر جاتی ہے..... سوچا تھا تمھارے پلین کے پاس سے ہو کر..... تمھیں Good day کہہ کے جاؤں گی۔ لیکن پروگرام ہی بدل گیا۔ You know خوراک سے زیادہ گولیاں کھا لو، تو بھی نہیں مرتا آدمی۔ الٹی کر دیتا ہے..... خودکشی کرنی ہو تو اتنی کھانی چاہیے جتنی ہضم ہو جائے۔''

'' Stop it..... تم نے ایسا کچھ نہیں کیا، جس کی تعریف کی جائے..... جس کے لیے نوبل پرائز دیا جائے۔''

'' ڈانٹو مت پلیز ..... آئی ایم ساری!''

مہندر کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ پاس پڑے مہندر کے رومال کو لے کر مایا نے کہا۔

'' تمھاری آنکھیں پونچھ دوں؟ ..... دھندلا گئی ہیں۔''

مایا آنکھیں پونچھنے لگی تو مہندر کے اور آنسو نکل پڑے۔ اس نے رومال اپنے ہاتھوں میں لے کر آنسو صاف کیے۔ رومال پر لکھے 'ایم' کو دیکھ کر مایا نے پوچھا۔

'' یہ 'ایم' کس نے لکھا ہے؟ ڈیڈی نے..... کب ملاؤ گے ڈیڈی سے؟''

'' کم سے کم اس حالت میں نہیں ملا سکتا۔''

'' ڈیڈی کو پتا ہے.....؟''

'' میں نے کچھ نہیں بتایا انھیں۔''

33

کافی رات ہو گئی تھی۔ سدھا مہندر کے پاس آئی جو سو رہا تھا.... قریب جا کر اسے سونگھا۔ مہندر کی آنکھ کھل گئی، اس نے پوچھا۔

'' کیا کر رہی ہو....؟''

'' سونگھ رہی تھی.... کہیں پیتے تو نہیں.... بنا کھائے سو گئے۔''

'' بھوک نہیں.... نیند آ رہی ہے۔''

'' تو سو جایئے۔''

سدھا نے اس کے کپڑے اٹھائے۔ اس کی جیب سے ایک رومال ملا جس پر لکھا تھا۔' تم سلامت رہو ہزار برس کم پڑے نہ ہزار سال تمھیں۔ سال تو بس دنوں میں کٹ جائیں گے۔ مایا'

سدھا سوچنے لگی، کیا اب بھی مہندر اس سے جھوٹ بول کر مایا سے ملتا ہے۔ سوتے ہوئے مہندر کو دیکھنے لگی۔

34

صبح صبح مہندر کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ سدھا ناشتہ لے کر اس کے پاس آئی، اور پھر دبی زبان میں پوچھا۔

'' میں.... 'وائی' چلی جاؤں آج....؟ اسکول بھی جانا تھا... پگلی!''

'' کیوں؟... آپ نے پھر سے پڑھانا شروع کر دیا کیا ....؟''

'' نہیں!.... پرنسپل سے ملنا تھا اور....''

مہندر کے منہ میں بغیر جلی سگریٹ تھی۔ سدھا نے ماچس لے کر اس کی سگریٹ جلا دی۔ مہندر نے کہا۔

'' ماچس کہاں سے پیدا کر لیتی ہو ....؟''

''سوچتی ہوں، دو تین دن ماں کے پاس رہ آؤں۔''

58

'' جی نہیں! آج کی آج لوٹ آئیں گی! کہو تو میں لینے آ جاؤں ....۔''

'' نہیں..... میں آ جاؤں گی۔''

'' اور دیکھو وہاں پہنچ کر فون مت کر دینا.... میں آدھی رات کو بھی آ جاؤں گا لینے۔''

'' میں آ جاؤں گی!''

35

سدھا اپنے پرنسپل کے ساتھ پچگنی کے اسکول میں اس سے بات چیت کر رہی تھی۔

'' اپنی کلاس میں نہیں گئی ....؟''

'' ابھی جاؤں گی .... آپ سے ملنے کے بعد۔''

کچھ بچے دوڑتے ہوئے آئے..... اور سدھا کو گڈ مارننگ .... گڈ مارننگ کہہ کر چلے گئے۔

'' گڈ مارننگ..... بہت مس کرتی ہوں میں بچوں کو۔''

'' گھبراؤ نہیں، تھوڑے دنوں میں تمھارے اپنے ہو جائیں گے، پھر مس نہیں کروگی۔''

'' نہیں ..... مس تو میں ہمیشہ کروں گی بچوں کو۔''

'' ہاں!... بھئی ہاں....Once a teacher always is teacher پر تمھارا نیا Student کیسا ہے؟''

'' He is a good student.....بس ایک ہی مشکل ہے۔''

'' وہ کیا بھئی....؟''

'' یہاں صرف پونے گھنٹے کی کلاس ہوتی ہے۔ وہاں چوبیس گھنٹے کلاس لگی رہتی ہے۔''

پرنسپل ہنس پڑیں۔

'' Student class میں ہو تب بھی.... نہ ہو تب بھی۔ سیکھاتا کم اور سیکھنا زیادہ پڑتا ہے۔''

36

اسپتال کے کمرے میں بستر پہ مایا لیٹی تھی اور مہندر کھڑکی کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جو جام ہو گئی تھی۔ مایا پہلے سے بہتر تھی۔

''زیادہ پھوک لینے کی ضرورت نہیں..... کہ میں نے تمھارے لیے خودکشی کی۔ اصل میں میں جانتی ہی نہیں تھی کہ میں تم سے اتنا پیار کرتی ہوں۔ میرا خیال ہے شادی بھی کچھ ایسی ہی چیز ہے۔ بہت زیادہ پیار ہو جائے، خودکشی نہ کی، شادی کر لی۔ رائٹ۔''

''اگلی بار وہی کرنا... شادی!''

''تم سے....؟ اچھا.... تم دوسری شادی نہیں کر سکتے....؟ مجھ سے کر لو نا....!''

''اپنی اوٹ پٹانگ باتیں بند بھی کرو۔''

''کیوں؟.... دیدی کو برا لگے گا؟''

''تم اپنا منہ بند کرتی ہو کہ نہیں....!''

''اپنے منہ سے کر دو نا۔''

مہندر نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ مایا نے بدمعاشی کی مہندر کو ہٹانے کے لیے۔

''نرس...!''

37

سدھا.... ستار لے کر بیٹھی تھی.... اور گنگنا رہی تھی۔

خالی ہاتھ شام آئی ہے، خالی ہاتھ جائے گی
آج بھی نہ آیا کوئی، خالی لوٹ جائے گی
آج بھی نہ آئے آنسو آج بھی نہ بھیگے نیناں
آج بھی یہ کوری ریناں کوری لوٹ جائے گی

خالی ہاتھ شام آئی ہے خالی ہاتھ جائے گی

38

مایا اپنے گھر آ چکی تھی۔ مہندر اس کے بالوں میں کنگھی کر رہا تھا۔

39

دیر رات مہندر گھر لوٹا تو سدھا انتظار کرتے کرتے صوفے پہ ہی سو چکی تھی۔
ادھر کچھ دنوں سے مہندر نے دن اور رات مایا اور سدھا میں بانٹے تھے۔

40

سدھا دھوبی کو کپڑے دے رہی تھی دھوبی گن رہا تھا۔

''میم صاحب تین پینٹ دو شرٹ۔ میم صاحب .... یہ کیا ہے ... ؟'' دھوبی نے جیب سے کچھ نکالا۔

سدھا نے لے کر دیکھا .....مایا کے کان کا جھمکا..... سدھا کچھ سوچ میں پڑ گئی۔

''میم صاحب ..... میم صاحب سب ملا کے بیس اور چار۔''

''چوبیس.... ٹھیک ہے۔''

دھوبی کپڑے باندھ کے جانے لگا۔ سدھا کمرے میں آئی۔ تو مہندر کپڑے پہن رہا تھا کہیں جانے کے لیے۔ سدھا نے الماری میں کچھ رکھتے ہوئے مہندر سے کہا۔

''آپ کو مجھ سے کچھ کہنا نہیں ہے....؟''

''کیا ....؟''

''آپ .... آپ کیا ان دنوں مایا سے ملتے رہے ہیں....؟''

مہندر یہ سن کر ایک پل کو سوچنے لگا تھا۔ سدھا نے کیسا سوال پوچھ لیا۔

''وہ....!''

'' میں سمجھتی تھی..... آپ مجھ سے کبھی کچھ چھپاتے نہیں!''

'' نہیں وہ کیا ہے.... سدھا .... میرا خیال ہے مایا کو ہم ایک بار یہاں بلا لیں.....اسے Avoid کر کے ہم نے ٹھیک نہیں کیا ....؟ ہم....''

'' مجھے اس میں شامل مت کیجیے.... میں نہ کسی سے ملنا چاہتی ہوں....اور نہ ہی میں نے کسی کو Avoid کیا ہے۔''

مہندر فون ملا رہا تھا کسی کو۔

'' ہیلو .....مایا ...''

دوسری طرف مایا مہندر کی آواز سن کر چیخ پڑی تھی۔

''تم .... کتنی صدیوں بعد تم نے خود فون کیا.... پچھلی بار تم نے Six Hundred بی. سی. میں فون کیا تھا۔اس وقت تو گوتم بدھ بھی زندہ تھے.... اور اس بار تو تم....''

مہندر نے اس کی بک بک کو روکا۔

'' مایا....مایا سنو.... سنو تو، تم آج شام یہاں آسکتی ہو؟''

یہ سن کر مایا اچھل پڑی۔

''چیخو مت ..... چیخو مت مایا۔ Please آہستہ...''

مہندر کے پیچھے دور کھڑی سدھا سب سن رہی تھی۔

''O.K,O.K ''

'' سدھا نے خود تمھیں بلایا ہے...''

سدھا نے بات کاٹی۔

'' کیوں جھوٹ بولتے ہیں آپ ....ہاں میں کب بلا رہی ہوں .... کسی کو؟''

'' چپ رہو ایک منٹ..... آجائے گی تو کیا ہو جائے گا....؟ تمھارا گھر تو نہیں لے جائے گی اٹھا کے!''

دوسری طرف فون پر مایا نے یہ ساری باتیں سن لی۔اس کے منہ سے نکل پڑا۔

'' Oh God.....ہر جگہ وہی ..... آئی ایم ساری مہندر۔آئی ایم ساری۔''

مایا نے فون کان سے ہٹالیا۔ دوسری طرف مہندر فون پر پھر کہتا ہے۔

'' ہیلو مایا .... ''

'' کہا نا مجھے اس میں شامل مت کیجیے۔ روز روز آپ کے رومال پر کویتا ئیں ملتی ہیں.... کبھی لپسٹک کے داغ ملتے ہیں۔ کبھی ہاتھ پر، کبھی کوٹ پر .... جیب سے جھمکے ملتے ہیں۔ آپ کو ملنا ہے اس سے، تو ملتے رہیے۔ لیکن اس گھر میں وہ نہیں آئے گی۔ میں اپنے گھر میں اسے برداشت نہیں کروں گی۔''

'' یہ گھر صرف، تمھارا نہیں میرا بھی ہے.... میں رات کو اسے لے کر آرہا ہوں۔''

اتنا سنتے ہی سدھا دوسری طرف چلی گئی۔ اور مہندر گھر سے باہر اپنے آفس چلا گیا۔

41

مہندر مایا کی سہیلی مونا کے پاس تھا جہاں مایا رہتی تھی۔ مایا کہیں چلی گئی تھی۔

'' کیا کریں اب.... ؟''

'' کیا کر سکتے ہیں اب..... کچھ بتا کر جائے تو ڈھونڈیں بھی۔''

'' ہیل .....!''

مہندر نے سگریٹ جلائی اور مونا کے گھر سے بھی چلا گیا۔

42

رات کے وقت مہندر گھر پہنچا... ادھر ادھر دیکھا سدھا نظر نہیں آئی۔ پوجا گھر میں بھگوان کی مورتی نہیں تھی۔ الماری میں سدھا کے کپڑے بھی نہیں تھے۔

'' سدھا .... سدھا ....!''

پاس کے ٹیبل سے ایک چٹھی ملی۔

'' میں خوامخواہ آپ دونوں کے بیچ آ گئی ..... اس لیے جا رہی ہوں.... سدھا!''

بار بار مہندر اس لائن کو پڑھنے لگا اس کا جی گھبرانے لگا۔ اس کا پورا بدن پسینے سے

تر بتر ہو گیا۔ مہندر سینے میں درد محسوس کرنے لگا۔ اور وہیں بستر پہ گر پڑا۔ سدھا کی آواز کانوں میں گونج رہی تھی۔

''میں خواہ مخواہ آپ دونوں کے بیچ آ گئی .....اس لیے جا رہی ہوں...!''

43

سدھا کی ماں پاروتی اور دادؤ آپس میں بات کرتے ہوئے سیڑھیوں سے اتر رہے تھے۔

''آپ تو تھے نہیں۔ دو مہینے سے آ کر بیٹھی ہے یہاں، پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے، ان دونوں کے بیچ میں...؟ کچھ بتاتی بھی نہیں.....اور جوائی جی سے بات کی، نہ مجھے کرنے دی۔''

''اب کہاں ہے وہ .....؟''

'' وہیں وہ اسکول میں..... پنچگنی میں... پہلے تو شنی وار کو آتی تھی وہ..... لیکن اب نہیں آتی۔ پتہ بھی ہے کہ میں اکیلی ہوں۔ لیکن ......''

پاروتی حسب معمول پھر رونے لگی۔

'' بس کر پاروتی ..... بس کر .....میں جا رہا ہوں ناں۔ بات کرتا ہوں.....''

'' مجھے نہیں لگتا کچھ ہوگا.....اگر ہوتا تو.....ان دو مہینوں میں ہو جاتا۔''

'' میں سدھا سے ملتا ہوں..... دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے۔''

44

پنچگنی کے اسکول میں سدھا سے دادؤ ملنے پہنچے..... سدھا کہنے لگی۔

''نہیں .... نہیں دادؤ آپ مت جائیے ان کے پاس.... میں نے آپ سے کہا ناں وہ دونوں کیسے چاہتے ہیں ایک دوسرے کو۔ میں نے تو بڑی مشکل سے ماں کو روکا ..... کہتی رہی دادؤ کو آ جانے دو..... اس لیے کہ آپ سمجھ سکیں گے۔ ماں نہیں سمجھ سکتی.....اور سچ پوچھیے تو جنھوں نے ایک پل کے لیے کچھ برا نہیں کیا میرے ساتھ۔ دادؤ .... انھوں نے آپ کا مان رکھنے کے لیے اتنا سہا ہے۔ آپ ان کا مان رکھیے.....''

64

دادوُ صرف خاموشی سے سدھا باتیں سن رہے تھے۔

'' کچھ مت کہیئے ان سے.... مت ملیے...''

'' ہوں ....اور تو کیا کرے گی؟....''

'' میں یہاں کام کر رہی ہوں ناں.....اسکول میں۔''

'' ہوں اور جو پیچھے چھوڑ کر آئی ہے وہ ....''

'' میں تو بس نکل آئی ہوں..... اسے بہانہ کہہ لو، یا کارن کہہ لو۔نہیں تو دادوُ کوئی بھی سکھ سے نہیں جی سکے گا۔نہ میں، نہ مایا، نہ وہ ۔''

'' ٹھیک ہے بیٹی.... ٹھیک ہے، ٹھیک ہے.... تو اپنا کرم کرتی چل، تھوڑا سا سمے بیت جانے دے، اس بیچ ....اس بیچ اگر وہ تجھے لینے آیا ناں..... تو چلی جانا .... پگلی ضد نہ کرنا ہاں... ہاں اور اگر اگر نہیں آیا تو .... پھر ٹھیک... پھر تو.... دیکھیں گے۔''

اور دادوُ بھگوت گیتا کا کوئی شلوک پڑھتے ہوئے دور چلے گئے۔

45

پنچگنی کے اسکول میں سدھا پرنسپل کے ساتھ کوریڈور میں ٹہلتی ہوئی آ رہی تھی۔ پرنسپل بتا رہی تھی۔

''پوسٹ تو اچھی ہے.... اور پھر پرموشن بھی مل رہی ہے۔ وائس پرنسپل ہو جاؤ گی، پر دور ہے یہاں سے۔''

'' آپ میرا نام دے دیجیے.....''

'' فوراً جانا پڑے گا....؟''

'' وہ تو اور بھی اچھا ہوگا ....!''

'' لیکن مہندر کا کیا ہوگا... ؟''

'' اور کیا ہوگا مسز گھریوال؟ دو مہینے ہو چکے ہیں اور اس بیچ میں....''

'' مہندر ملا نہیں.... ؟''

65

'' نہیں.....!''

'' تم نے کوشش نہیں کی؟''

'' کچھ دن پہلے فون کیا تھا تو.... مایا نے اٹھایا۔''

'' تو پھر.....''

'' میں نے فون رکھ دیا بات نہیں کی!''

'' ہوں!.... طلاق لینے کا سوچ رہی ہو۔''

'' نہیں...... دینے کا سوچ رہی ہوں!!''

46

اسکول پارک میں سدھا گزر رہی تھی۔۔ ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔ جو اس نے خط میں لکھا تھا مہندر کو۔ ہر لفظ جیسے اس کے چہرے پر سے ہو کر گذر رہا تھا۔

'' جان بوجھ کر ایک بھول کی تھی۔ آپ سے شادی کر لی۔ آج اس کی تلافی کر رہی ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کی ایمانداری نے موہ لیا تھا۔ پہلی بار جب آپ ہاتھ چھوڑنے آئے تھے.... اور دوسری بار جب ہاتھ مانگنے آئے تھے...! مایا اس دنیا سے بالکل الگ ہے .... پر کیا کروں میں؟ بہت سادھارن عورت ہوں..... ضدی بھی ہوں اور جل بھی جاتی ہوں.... پگھل بھی جاتی ہوں..... جاتے جاتے آپ کا ایک ضروری کام کیے جا رہی ہوں... دادو کو میں نے سمجھا دیا ہے۔ وہ آپ سے کچھ نہیں کہیں گے.... آپ مایا سے شادی کر لینا.... میری چنتا نہ کرو.... میں اپنی مرضی سے آپ کی زندگی سے جا رہی ہوں .... جہاں جا رہی ہوں.... وہاں کا پتہ آپ کو نہیں دینا چاہتی۔ نہیں چاہتی آپ میری تلاش کریں۔''

اس نے پوسٹ بوکس میں وہ چٹھی ڈال دی جس میں یہ سب لکھا ہوا تھا۔

47

ویٹنگ روم میں مہندر سویا ہوا تھا۔ ایک فاسٹ ٹرین کے گزرنے سے مہندر کی آنکھ کھل گئی۔ پاس رکھے گلاس سے پانی پیا۔ پھر اٹھ کر پلیٹ فارم پر آ گیا۔ بارش ہلکی ہو گئی تھی۔ پانی کی ٹپ ٹپاک کی آواز تھی۔ دور دیکھا تو ایک بینچ پر سدھا بیٹھی تھی۔ مہندر سدھا کے پاس چلا گیا۔ اور پوچھا۔

''سدھا .... یہاں بیٹھی ہو.... کب اٹھ کے چلی آئی؟''

''کافی دیر .... ہو گئی۔''

سدھا تھوڑا سرک گئی۔ مہندر نے شال سدھا پر اوڑھا دیا، اور وہیں بیٹھ گیا۔

''تھوڑی دیر سے گئی ہوتیں۔''

''نیند نہیں آئی۔''

''پتا ہی نہیں چلا..... کب شال اوڑھا کر چلی گئی، پانی کا گلاس رکھ دیا جیسے پورا گھر لے کر چلتی ہو۔''

''آپ نے بھی تو سارا سامان ایسے بکھرا رکھا ہے... جیسے گھر میں ہی بیٹھے ہو..... تولیہ کہیں رکھا ہے، صابن کہیں پڑا ہے، گیلے کپڑے ابھی تک باتھ روم میں ہی پڑے ہیں۔ میں تھی اس لیے یا.... ابھی تک وہی حالت ہے...''

''کچھ گھر جیسا ہی لگ رہا ہے.... سدھا!''

''جی ....!''

''تمھیں کچھ پوچھنا نہیں ہے مجھ سے؟''

''ضرورت ہے....؟''

''نہیں.... جو ہوا اسے بدلا تو نہیں جا سکتا۔ آدمی پچھتا سکتا ہے.... معافی مانگ سکتا ہے۔ میں نے تمھارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔''

سدھا نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

''مایا کیسی ہے....؟''

تھوڑی خاموشی کے بعد مہندر نے جواب دیا۔

'' تمہیں یاد ہے جب ہم کودرے کھ سے واپس آئے تھے ... ؟''

'' ہوں.... اسی دن آپ کا جنم دن تھا!''

'' اسی دن ایک فون آیا تھا۔''

'' اور آپ کو ایک بہت ضروری کام سے باہر جانا پڑا تھا۔''

'' تمہیں یاد ہے سب۔''

'' ہوں....''

'' وہیں.... میں ہسپتال گیا تھا.... اس رات مایا نے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی۔ فوراً تمہیں بتانا مناسب نہیں سمجھا۔ اس وقت چلا گیا۔ اس کے بعد کئی روز باقاعدہ اس سے ملنے جاتا رہا۔ اسے بچانا اپنا فرض محسوس ہوا..... پاگل تو وہ تھی۔ کبھی روتی تھی، کبھی لپٹتی تھی.... کبھی لڑنے لگتی تھی۔ اسی میں شاید ایک دن اس کا جھمکا میرے کوٹ میں اٹکا رہ گیا ..... جیسے شال میں اٹکا تمھارا جھمکا ملا ہے۔''

سدھا اپنے کانوں کو دیکھنے لگی۔ ایک جھمکا مہندر کی ہتھیلی پر تھا۔

'' شاید مجھے تمہیں سب کچھ بتا دینا چاہیے تھا.... لیکن میری اپنی سمجھ میں نہیں آرہا تھا.... کچھ بھی، مایا کی اس حرکت سے میں ڈر گیا تھا۔ سنبھلنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ وہ گھر سے بھاگ گئی.... واپس آیا تو تم بھی جا چکی تھی۔ اس دن پہلی بار دل کا دورہ پڑا۔''

سدھا چونک کر مہندر کی طرف دیکھنے لگی۔ ایک گناہگار کی طرح۔

'' تمھارا جانا برا لگا.... غصہ بھی تھا.... ناراضگی بھی تھی۔ ایک مہینہ اسپتال میں رہا .... جب آیا تو مایا بھی لوٹ آئی۔ میری بیماری کی خبر سن کے وہ واپس گھر آ گئی..... کچھ دن وہیں رہی.... میری دیکھ بھال کرنے کے لیے۔''

48

مہندر باہر گارڈن میں بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ مایا گرم پانی اور تولیہ سے مہندر کا بدن

پونچھ رہی تھی۔ پانی زیادہ گرم تھا۔ مہندر تلملایا۔

''بہت گرم ہے یار .....''

''ٹھیک ہے یار.... ذرا برداشت بھی تو کیا کرو.... بس دوسرے کو ہی جلاتے رہتے ہو.... کبھی تمھارا بھی تو دھواں نکلے....''

''بس ....بس....''

''ابھی اور بھی باقی ہے۔ بڑے بھدے پیر ہیں تمھارے۔''

''تمھارے منہ سے زیادہ اچھے ہیں۔''

''اپنی شکل دیکھی ہے کبھی؟''

''تم نے دیکھی ہے؟''

''دن رات وہی تو دیکھتی رہتی ہوں۔''

اور لپ اسٹک کا نشان لگا دیا۔

''یہ کیا کر رہی ہو؟''

''تمھارے پیر خوب صورت بنا دیے۔ اپنی اسٹیپ لگا کے.... اب تم کھو نہیں سکتے۔ کھو جاؤ گے ناں تو یہ دکھا دینا۔''

''ارے کیا کروں تیرا؟''

''اچار ڈال لو۔''

''تجھے لے کر تو پھنس گیا میں۔''

''یو نو.... میں پھنس گئی۔ تمھارے ساتھ رہ بھی نہیں سکتی ہوں۔ اور .....''

تبھی فون کی گھنٹی بجی۔ مایا نے جا کر فون اٹھایا۔

''ہیلو.... ہیلو۔''

''کیا ہوا .....؟''

''میری آواز اتنی پسند آئی کہ ڈسکنیکٹ کر دیا۔ میں نہانے جا رہی ہوں۔''

مایا گھر میں چلی گئی۔ مہندر ٹی شرٹ پہننے لگا۔ تبھی مونا اور اس کا بوائے فرینڈ آ گئے۔

''ہائے !.... کیا حال ہیں.... بیٹھو.... بیٹھو۔ مونا بڑی خوش نظر آرہی ہو۔ایک دم کھلی ہوئی۔ پریگنینٹ ہو گیا.... ؟''

''اسی کی تیاری ہورہی ہے۔اگلے ہفتے ہم دونوں کی شادی ہونے والی ہے۔''

خوش ہو کر مہندر نے دونوں کو مبارک باد دی۔

'' مونا مبارک ہو۔''

'' تھینک یو..... لیکن ہم نے کارڈ،واڈ نہیں چھپوایا ..... آٹھ دس لوگوں کو چرچ میں بلایا ہے۔''

'' اور پارٹی ؟''

'' پارٹی !.... پارٹی تم دے گا۔''

'' نیچرلی.... ''اس کے منگیتر نے کہا۔

'' بڑی کنجوس بیوی چنی ہے تم نے۔''

''کیا کریں... یار... ورنہ 'پرسر' کی نوکری سے گذارہ ہوگا کیا؟ Can I Use

''Your Toilet.

''Go a Head ''

'' مایا کہاں ہے.... ؟''

'' وہ نہانے گئی ہے۔''

جیسے ہی منگیتر گیا،مونا نے رازدانہ لہجے میں کہا۔

'' مہندر.... میں شادی کے بعد وہ مکان چھوڑ رہی ہوں۔''

'' اوہو....!''

'' مایا کے بارے میں لینڈ لیڈی سے بہت کہا لیکن وہ مانی ہی نہیں.... ابھی تو ٹھیک ہے، مایا تمھارے ساتھ رہ رہی ہے لیکن جب سدھا آ جائے گی تب کیا ہوگا؟''

مہندر نے سگریٹ نکال کر سر ہلایا۔

'' ہوں.... ''

''سچ کہتی ہوں.... مجھے مایا کی بہت فکر ہے، وہ ایک دم بے سہارا ہو جائے گی.... ''

مونا کا منگیتر آ گیا۔

'' چلیں مونا! دیر ہو جائے گی۔''

''Ok, By See you Mahinder ''

مونا اپنے منگیتر کے ساتھ چلی گئی۔ مہندر اپنی سگریٹ جلانے لگا۔

49

مہندر اور مایا کار میں تھے۔ مونا کی شادی اٹنیڈ کر کے آ رہے تھے۔

'' تو مونا کی بھی شادی ہو گئی۔''

'' ہوں..... ''

'' وہ جا رہی ہے یہاں سے۔''

'' ہاں ....!''

'' اب رہو گی کہاں....؟ سدھا واپس آ گئی تو کیا کرو گی...؟''

'' دیدی مجھے نکال دے گی ناں....؟''

'' نہیں تو کیا ساتھ رکھے گی؟.... ابھی جو رہ رہی ہو یہاں، کیا ٹھیک ہے .....؟''

'' تم بیمار جو ہو۔''

'' میں جب ٹھیک ہو جاؤں گا تب؟''

مایا چپ ہو گئی۔

50

رات کا وقت تھا۔ مایا موٹر سائیکل اسٹارٹ کر رہی تھی۔ اندر سے مہندر بھاگتا ہوا آ گیا۔

'' اے.... کیا ہو رہا ہے؟''

'' گھومنے جا رہی ہوں۔''

'' کہاں...؟''

''کہیں بھی ..... سڑکوں پر، ندی پر!''

'' اچھا ٹھیک ہے تم بیٹھو پیچھے میں چلاتا ہوں۔''

مہندر نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کی، اور مایا کو پیچھے بٹھایا۔ مایا پیچھے بیٹھی مہندر سے بات کرنے لگی۔

'' مہندر...!''

'' ہوں....''

'' تم جا کر دیدی کو کیوں نہیں لے آتے...؟ میں چلی جاؤں گی۔ سچ، تم میری فکر مت کرو۔''

'' پاگل ہو گیا.... میں نے تمھیں جانے کے لیے تھوڑے ہی کہا ہے۔''

''اس لیے تھوڑے ہی..... تم سچ مچ دیدی کو لے آؤ۔''

''اور تیرا کیا کروں.....؟''

'' میری شادی کرا دو۔''

'' کس سے؟''

'' جو تمھیں اچھا لگے۔''

'' ارے تیرے لیے تو تجھ جیسا پاگل ہی ڈھونڈنا پڑے گا۔ جیسا وہ تھا.... واڑھیل بجو۔''

'' گڈو....؟''

'' گڈو...!''

'' وہ تو بہت اچھا لڑکا ہے۔''

'' اچھا .....؟''

'' کتنا انوسنٹ ہے۔''

72

''وہ .....اچھاانوسنٹ ہےتو اسی سے شادی کرادوں تیری .... ہوں..؟''

''ہاں ....اس کے پاس تو موٹر سائیکل بھی ہے۔''

مہندر زور سے ہنس پڑا۔

''موٹر سائیکل ہے اس لیے اس سے شادی کرنا چاہتی ہو۔''

''تو اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟''

''You are mad Sabselute krezy''

رات کی ساٹن سی چکیلی سڑک پر دونوں چلے جارہے تھے۔

51

ایک جگہ موٹر سائیکل کھڑی کر کے دونوں بیٹھ گئے،اور آپس میں بات کرنے لگے۔

''تمھارے ماں باپ کبھی نہیں بلاتے تمھیں! تمھارا جی نہیں چاہتا ان سے ملنے کے لیے....؟''

''اس بار تو وہیں گئی تھیں.....اور جا کے بہت پچھتائی۔ان دونوں میں پتا نہیں کیا ہو گیا ہے.... سمجھ نہیں آتا ....وہ دونوں ساتھ میں کیوں گھٹ رہے ہیں۔ پاپا.... جو کئی کئی راتوں گھر نہیں آتے۔ ماں ہاں انھیں بننے سنورنے سے فرصت نہیں ملتی۔ان کی عمر اپنانا نہیں چاہتیں.... کسی دوسرے کے ساتھ انولوڈ ہیں۔ جب دونوں ساتھ میں رہتے ہیں،تو ایک دوسرے کو نوچتے رہتے ہیں۔''

''عمر کا بہت فرق ہے نا دونوں میں...؟''

''ہاں....!''

52

صبح صبح مہندر کہیں جارہا تھا۔ جوتے پہن رہا تھا اسی وقت مایا چائے لے کر آئی۔

''چائے گرم۔''

مایا کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔

'' وہ کیا ہے؟''

'' خط گرم.... کل شام کو آیا تھا، مادھو دینا بھول گیا تھا۔''

مہندر خط لے کر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔

'' اتنی جلدی کہاں جا رہے ہو؟.... کسی ضروری کام سے جا رہے ہو؟''

'' ہوں.....!''

'' بہت سیریس لگ رہے ہو۔ کہیں جھگڑا کرنے جا رہے ہو۔''

'' صلح کرنے.... سدھا کے پاس جا رہا ہوں۔''

یہ سن کر مایا بھی سیریس ہوگئی، کچھ اداس ہوگئی۔ مہندر اس کے پاس آیا۔

'' مایا.... میں پتا ہے، کیا کرنے والا ہوں.... تجھے سدھا کے حوالے کر دوں گا.... وہ بہت سمجھدار ہے۔ جو سچ ہے اور صحیح ہے وہی کر سکتی ہے۔ اسے ضرور معلوم ہوگا.... کہ ہم دونوں کو کیا کرنا چاہیے....''

یہ کہتے کہتے وہ سدھا کی چٹھی پڑھنے لگا۔ کانوں میں جیسے سدھا کی آواز پڑی۔

'' جان بوجھ کر ایک بھول کی تھی۔ آپ سے شادی کر لی۔ آج اس کی تلافی کر رہی ہوں..... Oh hell سچ تو یہ ہے....،'' مہندر کی آنکھوں میں دکھ سے آنسو بھر آئے۔

'' کیا ہوا مہندر ....؟''

مہندر نے وہ چٹھی پڑھ کر مایا کو دے دی..... اور طیش میں کانچ کے دروازے پہ ہاتھ دے مارا۔

'' .....Oh hell ''

مایا مہندر کے پاس آئی اور کہا۔

'' مہندر.... میں ڈیڈی کو لینے پنچگنی جا رہی ہوں۔''

مہندر نے غصے میں مایا کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

'' تم کہیں نہیں جاؤ گی۔ پڑی رہو یہیں پر۔ اگر اس گھر سے ایک قدم بھی نکالا تو....

گلا گھونٹ دوں گا تمھارا۔"

غصے میں مہندر چلا گیا اور مایا روتی رہ گئی۔

53

اسی رات موٹر سائیکل کے اسٹارٹ ہونے کی آواز سن کر مہندر اٹھ بیٹھا..... ادھر ادھر دیکھا، پھر دوڑ کر باہر آیا، تو دیکھا کہ مایا موٹر سائیکل لے کر گھر سے باہر نکل گئی۔ مہندر نے جلدی سے گیراج کھولا، دوڑ کے چابی لایا، کار نکالی اور اس کا پیچھا کرنے لگا۔ مایا بہت تیزی سے موٹر سائیکل چلاتے ہوئے پنچکنی کی طرف جا رہی تھی۔ تاکہ جو رشتہ مہندر اور سدھا کے بیچ ٹوٹ رہا تھا اس کو وہ پھر جوڑ سکے .....!

موٹر سائیکل چلی جا رہی تھی۔ صبح کا آسمان دھیرے دھیرے کھل رہا تھا۔ چاروں طرف لالی نظر آنے لگی تھی۔ مایا موٹر سائیکل چلاتے چلاتے تھک چکی تھی۔ اس کا مفلر جو کافی لمبا تھا اس کا ایک سرا موٹر سائیکل کے پچھلے پہیے میں لگ رہا تھا۔ مہندر بھی اندازے سے اسی راہ پر چل رہا تھا۔ اچانک مایا کا مفلر پچھلے پہیے میں پھنس گیا۔ بڑے زور سے کھچا اور اس کا گلا بھی مفلر میں کس کے گھٹ گیا.... وہ اور موٹر سائیکل سڑک پر دور تک گھسٹتے چلے گئے۔

مہندر نے دور سے موٹر سائیکل کو گرا ہوا دیکھا.... پاس میں مایا کو پڑا دیکھ کر اس نے گاڑی روکی۔ کود کر مایا کے پاس پہنچا۔

" مایا..... مایا.... اوہ گاڈ..... یہ کیا ہو گیا.... مایا ...."

مایا کا گلا گھٹ جانے سے وہ دم توڑ چکی تھی۔ مفلر ابھی تک پہیے میں پھنسا ہوا تھا۔

54

ماضی کا یہ واقعہ سن کر سدھا رو پڑی۔ پاس میں ہی مہندر بیٹھا تھا۔ اسٹیشن ویسا ہی

سنسان پڑا تھا۔ بارش بند ہو چکی تھی۔ بس ٹپ ٹپ بوند گر رہی تھی جو ادھر ادھر پڑ رہی تھی۔ سدھا روتے ہوئے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔ مہندر وہیں پل دو پل کو بیٹھا رہا پھر وہ بھی اٹھا اور پاس پڑی سدھا کی شال اٹھائی اور ویٹنگ روم کی طرف چلا گیا۔ پاس کھڑی سائیکل کو دیکھا جس کے پیڈل رنگ سے چین اتر گئی تھی۔ اور پچھلی رات کی داستان کہہ رہی تھی۔

55

سدھا ویٹنگ روم کے باتھ روم سے مہندر کا سامان لے کر نکلی تھی۔ مہندر کے بیگ میں سامان پیک کر دیا۔ تبھی مہندر آ گیا۔ قریب ہی کرسی پر بیٹھ کر اس کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"ساری رات میں ہی کہتا رہا۔ تم نے کچھ نہیں بتایا.....؟"

سدھا یہ سن کر خاموش رہی۔ آنکھوں میں نمی ابھی تک نظر آ رہی تھی۔ پاس ٹنگی مہندر کی جیکٹ اتاری اور مہندر کے قریب آ گئی۔

" میرے پاس تھا ہی کیا کہنے کو..... سب کچھ تو اکیلے ہی سہتے رہے۔"

مہندر کی پیکنگ مکمل کر کے، سدھا اپنے سامان کے پاس چلی گئی۔ اپنا بیگ اٹھایا۔ مہندر اب بھی کسی آس سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

" ماں کہاں ہیں.....؟ تمھارے ساتھ ہی رہتی ہیں۔"

" ماں نہیں ہیں..... گزر گئی۔"

" تو.....اکیلی ہو.....؟"

سدھا کچھ جواب دیتی، کہ اسی وقت ویٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور ایک خوب صورت سا شخص سدھا کو پکارتا اندر داخل ہوا۔

" اے... سدھا.... سو ... سوری۔"

وہ سدھا کے پاس آ گیا۔

" آپ آخر پہنچ ہی گئے ناں.....!"

" ہوں..... جب مجھے پتا چلا کہ ٹرین کینسل ہو گئی، میری تو جان نکل گئی.....!"

مہندر اس نئے آئے شخص کو دھیان سے دیکھنے لگا۔ جو اپنائیت سے بات کر رہا تھا۔

'' ٹیلی فون کرنے کی کوشش کی! ٹیلی فون ہی نہیں لگتا تھا۔ ایک دو بار لگا بھی تو کٹ جاتا.... I am telling you اس سے میں نے کلونت سے کہا کاشی پور تک چھوڑ دو .... وہاں سے یہاں تک بس ٹراویل ہے۔ آگے کی ٹرین ٹائمز مجھے معلوم ہے بس۔ بس میں چڑھا تو جان میں جان آئی۔

اس آدمی کی باتوں سے کچھ ایسا لگنے لگا کہ جیسے سدھا کے بہت قریب تھا۔ وہ ابھی تک کہہ رہا تھا۔

'' لیکن بس والے کی جان کھا گیا۔''

بات چیت کرتے کرتے سدھا کا سامان بھی بندھوانے لگا۔

'' میں نے کہا بچو.... تیز نہیں چلاؤ گے، ٹرین گیا۔ میری بیوی چھوٹ جائے گی... ہا ....ہا۔''

'' آپ کو ضرورت کیا تھی اتنی دور لینے آنے کی۔''

مہندر یہ باتیں سن کر سمجھ گیا۔ سدھا نے اپنی زندگی بسالی اور خوش ہے۔

'' ہاں .... بھلا مجھے کیا ضرورت تھی.... بس وہاں بیٹھا رہتا ٹینشن میں۔ اور سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتا رہتا۔''

'' ارے ہاں ..... یہ لیجیے....''

سدھا نے اپنے پرس سے سگریٹ اور ماچس نکال کر پتی کو دی۔ وہ خوش ہو کر کہنے لگا۔

'' یہ دیکھا ..... That 's it اسے کہتے ہیں نا ایک اچھی خوب صورت بیوی۔ قسمت والوں کو ملتی ہے۔''

مہندر نے یہ سن کر ایک بار پھر سے دونوں کو دیکھا۔

'' بس رات بھر ٹینشن Tension میں رہا اور سگریٹ پیتا رہا۔ چلو، قلی کو بلا کے آیا ہوں۔''

قلی بھی آ گیا۔

"قلی صاحب.....!"

"ہاں!..... قلی آ ؤ ۔"

پھر سدھا سے پوچھا۔

"... تم نے سیوٹر نہیں پہنا؟"

"ہاں!..... شال ہے ناں....."

"کہاں.....؟"

ادھر ادھر سدھا نے دیکھا پھر بتایا۔

"وہ ....."

"وہ .....؟"

مہندر کے پاس کرسی پر شال رکھی تھی۔

"ایکس کیوزمی ....."

وہ شخص قلی کے ساتھ سامان لے کر ویٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ایک تیز جھونکے کی طرح آیا ویسے ہی نکل گیا۔ پیچھے پیچھے سدھا بھی جا رہی تھی۔مہندر ان کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔سدھا جب دروازے پہ پہنچی تو ایک پل کو رک گئی اور مڑ کے مہندر کو دیکھا۔کچھ سوچ کے مہندر کے پاس آئی اور اس کے قریب آ کے کھڑی ہو گئی۔

"میں چلوں؟..... پچھلی بار بنا پوچھے چلی گئی تھی.....اس بار 'اجازت' دے دو ....."

مہندر کچھ نہیں بولا۔ چپ رہا۔

"پچھلے سال میں نے شادی کر لی۔"

مہندر ایک پل کو خاموش رہا پھر کہا۔

"جیتی رہو .... سکھی رہو....."

سدھا کی آنکھیں بھر آئی تھی۔مہندر نے اس کے چہرے کو چھو کر کہا۔

"خوش رہو.... بہت اچھے پتی ملے ہیں تمھیں.... بہت پیار کرتے ہیں.... وہ سب جو

میں نہیں کر سکا۔ بھگوان کرے بھرپور رہو... ہو سکے تو.... ایک بار من سے معاف کر دینا مجھے۔"

یہ سن کر سدھا مہندر کا پیر چھونے کے لیے جھکی تبھی اس کا پتی آ گیا۔

"پیچھے کیا رہ گیا بھئی ....؟"

سدھا مہندر کے پیر چھو کے پتی کے ساتھ پلیٹ فارم پر آ گئی۔ پتی نے پوچھا۔

"کون تھا؟..... کوئی رشتہ دار، کوئی واقف....؟"

دونوں پلیٹ فارم پر چلتے جا رہے تھے۔ آدمی بار بار پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہا تھا۔ سدھا سسکتے ہوئے جا رہی تھی۔

"ارے بتاؤ گی سہی بھئی، کیا بات ہے؟"

سدھا کو روکا اور ایک پل مڑ کے مہندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مہندر؟... ہوں۔"

"ہاں ....!" سدھا نے اقرار میں سر ہلایا۔

وہ مہندر کی طرف دھیان سے دیکھتا رہا۔ مہندر ویٹنگ روم کے دروازے پہ کھڑا سدھا کو دیکھ رہا تھا۔ سدھا مہندر کو دیکھ رہی تھی۔ پھر وہ اور سدھا آگے بڑھ گئے۔

نہ جانے کیوں....
دل بھر گیا....
نہ جانے کیوں....
آنکھ بھر گئی....

ختم شد

اجازت

ریکھا	:	سدھا
نصیرالدین شاہ	:	مہندر
انورادھا پٹیل	:	مایا
ریتا کول	:	مونا
سلبھادیش پانڈے	:	پاروتی
راگا موہن جی	:	اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر
دینا پاٹھک	:	پرنسپل
ششی کپور	:	داداجی

پروڈیوسر	:	آر۔ کے۔ گپتا
کیمرہ مین	:	اشوک مہتا
میوزک	:	آر۔ ڈی۔ برمن
اسکرین پلے، گیت کار اور ڈائرکٹر	:	گلزار

₹ 48/-

ISBN: 978-81-7587-872-3

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
National Council for Promotion of Urdu Language
Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110 025